

### هريعيوطريقت تيل

مقال عرفا يا عزا زشرع وعلما

نصيس

اعلی حضریت امام اہل سنت مجدود بین وملست مولا ناشاه احمر برضا تا دری پیشه

تعهين

مولا نامفتی تیر قاسم عطاری برظار بهالی

ناجرد

ilmia26@hotmail.com: స్ట్రాంట్ ్ట్రైవ్ 18752్ల్ల్

ٱلْحَمَّدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَّمِيْنَ وَالصَّلواةُ وَالسَّلاَمُ عَلَىٰ سَيِّكِ الْمُرُسَلِيُنَ ﴿ اَمَّا بَعُدُ فَاعُوٰذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيُطْنِ الرَّجِيْمِ د بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمٰنِ الرَّحِيْمِ د

مدینه

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

### المدينة العلمية ـ ايك تعارف

بحمره تعالى السهديسنة العلمية ابك ايها تحقيقى اوراشاعتى إداره بيجوعلائة البسنت خصوصاً اعلى حضرت امام البسنت مولاناشاه احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گرال ماری تصنیفات کوعصر حاضر کے نقاضوں کے پیش نظر سہل ترین اسلوب میں پیش کرنے کا عزم

ر کھتا ہے۔الحمد للد و جل اس انقلا بی عزم کی تکمیل اپنے ابتدائی مراحل میں داخل ہو پیکی ہے۔ السهديسنة العلمية كامنصوبه بفضله تعالى وسيعي بيانه بمشتمل ہے جس ميں علوم مروّجه كى تقريباً مرصنف بر تحقيقي واشاعتى كام شامل

منشور ہے یوں وقنا فو قنا گراں قدراسلامی تحقیقی لٹریچرمنظرعام پرلا کر متعارف کروایا جائے گا اورعلوم اسلامیہ کے محققین حصرات کے ذوق شخیق کی تسکین کا بھی وسیع پیانہ پرسامان کیا جائے گا نیز مرور زمانہ کی وجہ سے جن تصنیفات کالب ولہجہاورانداز تفہیم متاثر

ہو چکا ہے ان کو نئے اسلوب وآ ہنگ اور جدیدا ندازتفہیم ہے آ راستہ کر کے ایک عام پڑھے لکھے فرد کیلئے قابلِ مطالعہ بنانا بھی المدينة العلمية كى بنيادى ترجيحات مس شامل ب-

امام المسنّت رضى الله تعالى منه كے حوالے سے المعدينة العلمية كى مضبوط ومشحكم لائحةمل كا حامل ہے جواس كے قيام كى اغراض ميں

ہے سب سے اوّ لین ترجیے ہے۔ امام اہلسنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی و تحقیقی تصنیفات بلاشبہ علوم اسلامید کا شاہ کار ہیں مگر عصر حاضر میں نشرواشاعت کے جوننے رجحانات متعارف ہو چکے ہیں ان کا تقاضہ ہے کہ علوم اسلامیہ کے ان شہیاروں کوحواشی وتسہیل کے زیور

ہے آ راستہ کر کے شاکع کیا جائے جس سے ندھِر ف بیرفائدہ ہوگا کہ ان تصنیفات کی مقبولیت میں اِضا فیہوگا بلکہ ہر عام وخاص

بكسال طوريران سے متنفيد بھي ہوسكے گا۔ اس کے علاوہ دیگر جدید وقد یم علائے اہلسنت علیم ارحمہ کی تصنیفات کو مع تراجم، حواثی، تخ یج اور شروح کے منظر عام پر

لا یا جار ہاہے۔جن میں نصابی اور غیرنصابی دونوں طرح کی تصنیفات شامل ہیں ،نصابی کتب کے حوالے سے بیامر قابل ذکر ہے کہ نہ صرف دینی مدارس کی نصانی کتب پر کام ہور ہاہے بلکہ اسکول، کالجز اور جامعات کی نصابی کتب پر بھی کام منھور میں شامل ہے

اس قدروسیجے پیانہ پر پختیقی کام یقیناً پغیر تعاون کے ناممکن العمل ہے لہٰذا اسلامی علوم کے شاَنفین کے ہر طبقہ سے گزارش ہے کہ

شخقیق واشاعت کےاس میدان میں ہمارے ساتھ علمی قلمی تعاون کے سلسلے میں رابطے فرما ہے ۔آ ہے مل کرعلوم اسلامیہ کے تحقیقی و اشاعتی انقلاب کے لئےصف بیصف کھڑے ہوجا ئیں اوراینی قلمی کا دشوں ہے اس کی بنیا دوں کومضبوط کریں۔

صلائے عام ہے یا ران تکتہ وال کیلئے

Email : ilmia26@hotmail.com

P.O. BOX. : 18752

كيافرمات علمائد ين اوروارثان انبياء ومرسيلن عليهم الصلوة والسلام السمسكية بين كدزيد كبتام كهجديث مبارك،

العلماء ورثة الانبياء علاءانباء كوارث إلى (السن لأبي داؤد، ١٤/٣)

اس صدیث میں شریعت وطریقت دونوں کےعلاء داخل ہیں اور جوشخص شریعت وطریقت دونوں کا جامع ہے وہ وراثت کے

سبب سے عظیم و باعظمت رہے اورسب سے کامل درجے پر فائز ہے جبکہ عمر و کا بیان ہے۔

(1) شریعت صِرف چندفرائض و داجبات اورسنّنوں اورمستخبات کا نیز حلال وحرام کے چندمسائل کا نام ہے جیسے وُضواور نَماز

کی صورت ب

(٢) اورطريقت نام إلى الله كى بارگاه تك يخيخ كار

(٣) اس میں نماز وغیرہ کی حقیقت کھل جاتی ہے۔

(٤) طریقت ایک موجیس مارتا ہوا دریا اور ایساسمُند رہے جس کا کوئی کنارہ نہیں اور شریعت اس دریا کا مقابلہ میں ایک قطرہ ہے۔

انبیاء کی وراثت کا مقصد یمی الله تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنا ہے اور شان نبوت ورسالت کا یمی نقاضا ہے اور انبیاء کرام

عليهم الصلوة والسلام بهى بطورخاص اسى مقصد كيلي بهيج كي-

(٦) بھائيو! علماء ظاہر كسى طرح اس وراثت كى قابليت نبيس ركھتے۔ (۲) ندریالاء علماء ربانی وغیرہ کیے جاسکتے ہیں۔

(A) ان علاء کے مکر وفریب کے جال ہے اپنے آپ ک دُورر کھنا جا ہے بیلوگ معاذ اللہ شیطان ہیں۔

(٩) یا ماطریقت کے راہتے میں رکاوٹ اور دیوار ہیں حالانکہ طریقت ہی اصل منزل ہے۔

(۱۰) میہ باتنیں میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ بہت سے علماء واولیاء نے اپنی اپنی تصانیف میں ان باتوں کی تصریح کی ہے۔

عمرونے ایسی ہی مزید ہاتیں کھی ہیں۔

درخواست بیہ ہے کہ زید دعمرو میں ہے کس کا قول سیجے ہے اور اس مسئلہ میں شختین کیا ہے؟ اگر عمر وغلطی پر ہے۔ تو اس پر کوئی شرعی گرِ فت بھی ہے یانہیں؟ وہ کہتا ہے کہ میری فلطی تب ثابت ہوگی جب میرےاقوال کا غلط ہونا اُولیاء کےاقوال سے ثابت کیا جائے

> جن سے ہدایت ملتی ہےان کے اقوال کے علاوہ میرے اقوال ثابت نہیں ہوسکتے۔ ( مكمل تفصيل سے جواب ديں آپ كوقيامت كے دِن اجر ملے گا)

الجـــواب

بِسُمِ اللَّهِ الرَّحُمْنِ الرَّحِيْم

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے جس نے شریعت نازل فر مائی اوراس کواپنی بارگاہ تک پہنچنے کا ڈیر بعیہ بنایا پس جوشر بعت کےعلاوہ کوئی اور راسته تلاش کرے وہ خسارے میں اورخواہش نفس کا پیروکار ہوگا اور گمراہ سرکش ہوگا اورافضل وُروداورسب ہے کمل سلام ہوان پر

جوتمام رسولوں میں سب سے زیادہ عزیت والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستوں کی طرف بلانے والوں میں سب سے افضل ہیں۔

پس شریعت کے ذریعے ہی سب سے بڑے اور بلندر تبے (لینی اللہ کی بارگاہ) تک پہنچنا نصیب ہوتا ہے اور جس نے شریعت کی

مخالفت کی تو وہ بھی پہنچے گیالیکن کہاں؟ جہنم میں اور دُرود وسلام ہو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی آل اوراصحاب پراورآ پ علیہ السلام

کے علماءاورآپ علیہ السلام کے گروہ پر جوعلم کے وارث اور حضور اقدس سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کے آواب سیجھنے والے ہیں۔

آمين ياربٌ العلمين

اے اللہ تیرے لئے حمد ہےاہے میرے ربّ میں شیطان کے حملوں سے تیری پناہ ماُنگتا ہوں اور اے میرے ربّ میں تیری پناہ

لیتا ہوں اس بات ہے کہ شیاطین میرے پاس آئیں۔

زید کا قول حق اور صحیح ہے جبکہ عمرو کا گمان باطل گھناؤ ٹا اور کھلی ہے دینی ہے اس کی شیطانیت سے بھر پور کلام میں دس فقرے ہیں ہم ان سب کے متعلق تھوڑی تھوڑی ایس گفتگو کریں گے کہ اِن شاء اللہ الکریم مسلمانوں کیلئے فائدہ منداور نفع بخش ہواور

شیطانوں کوجڑ ہے اکھاڑ کر پھینک دینے والی ہو۔

(1) عمرو کا بیقول کہ شریعت صِرف فرض ووادِب اور حلال وحرام کے چند مسائل کا نام ہے محض اندھا پن ہے۔شریعت جسم و

جان اورروح وقلب اورتمام علوم الهيه اورلامتنا ہی معارف سب کی جامع ہےان مذکورہ تمام چیزوں میں سےطریقت ومعرفت محض

ا یک فکڑے کا نام ہیں اوراسی وجہ ہے تمام اولیاء کرام کے قطعی اجماع ہے فرض ہے کہ تمام حقائق کوشر بعت مطہرہ پر پیش کیا جائے اگروہ حقائق،شریعت کےمطابق ہوں تو حق اور قابل قبول ہیں ورندمر دود وزُسوا ہیں تو یقیناً قطعا شریعت ہی اصل کار ہے اور

شریعت ہی سب کا دارومدار ہے۔شریعت ہی کسوئی اورمعیار ہے شریعت کامعنیٰ ہے راستہ اورشریعت محد سی کا ترجمہ ہے محدرسول اللہ

صلى الله تعالى عليه وبلم كاراسته توبيه عنى اين عموم واطلاق كاعتبار سے تمام ظاہر و باطن كوشامل ہے صرف چند جسمانی احكام كے ساتھ

خاص نہیں۔ یہی وہ راستہ ہے کہ یا نچوں ؤقت ہرنماز بلکہ ہرز گعت میں اس کا مانگنا اور اس پر ثابت فندمی کی دعا کرنا ہرمسلمانوں پرواجب یعنی سورة فاتحه پرهناواجب ہے اوراس میں احد نسا المصواط السمستقیم بھی ہے جس میں بیرها ہے کہ

ہم کومحد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی راہ پر چلا ،ان کی شریعت پر ٹابت قدم رکھ حضرت عبداللہ بن عباس اورامام ابوالعالیہ اورا مام حسن بصری رض الله تعالى عنبم قرمات بين صراط منتقيم محمصلى الله تعالى عليه وسلم اورا بوبكر صديق وعمر فاروق بين رضى الله تعالى عنبم (١١ لسه و١٠ السه و١٠ ومن

ص ۲۰۰۰ مطبوعه بیروت)

(Y) عمرو کا دوسرا قول کہ طریقت اللہ تعالیٰ کی ہارگاہ تک پہنچنے کا نام ہے بھش پاگل بن اور جہالت ہے معمولی ساپڑھا لکھا آ ڈی بھی جانتا ہے کہ طریق ،طریقہ،طریقت ان تینول لفظوں کامعنیٰ ہے راستہ، ندکہ پہنچ جانا تو یقییناً طریقت بھی راستے ہی کا نام ہے۔ اب اگروہ راستہ شریعت سے جدا ہوتو قرآن عظیم کی گواہی کے مطابق وہ اللہ تعالیٰ تک نہ پہنچائے گا بلکہ شیطان تک پہنچائے گا اور وہ راستہ جنت میں نہیں بلکہ جہنم میں لے جائے گا کیونکہ شریعت کے علاوہ تمام راہوں کوقر آن عظیم نے باطل ومردود قرار دیا تولازی طور پر ثابت ہوا کہ طریقت بہی شریعت ہے اوری روشن راہ کا ایک ٹکڑا ہے اور طریقت کا شریعت سے جدا ہونا ناممکن ہے جواسے شریعت سے جداما نتاہے وہ طریقت کوخدا کا راستہ نہیں بلکہ اہلیس کا راستہ ما نتاہے۔ تگر سیجے و تچی طریقت ہرگز شیطان کا راستہ نہیں بلکہ وہ طعی طور پرخداء وجل کاراستہ ہے جب طریقت خدا کاراستہ ہے تو یقیناً وہ شریعت مطہرہ ہی کاھنہ ہے۔ (۳) طریقت میں جوتقائق وغیرہ آ دی پر کھلتے ہیں وہ شریعت کی پیروی ہی کا صدقہ ہے ورنہ شریعت کی بیروری کے بغیر بڑے بڑے کشف تو راہبوں اور ہندو جو گیوں سنبیاسیوں کو بھی ہوتے ہیں ان کے کشف انہیں کہاں لیے جاتے ہیں اسی بھڑ کتی آگ اور وَرِدِنا ک عذاب کی طرف لے جاتے ہیں۔للذاشریعت کی پیروی کے بغیر سی کشف کا کوئی فا کدہ نہیں۔ (٤) شریعت کوقطرہ اور طریقت کو دریا کہنا اس مجنون اور یکے پاگل کا کام ہے جس نے بیس رکھا ہے کہ دریا کا پاٹ بہت وسیع ہوتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس پاٹ کی وسعت س وجہ ہے۔ شریعت منبع ہے بعنی یانی پھوٹنے کی جگہ اور طریقت اس منبع سے نکلا ہوا دریا بلکہ شریعت تو اس مثال سے بھی بلند و بالا ہے کہ اس مثال سے شریعت کی کما حقہ اہمنیت واضح نہیں ہوتی کیونکہ پانی جس جگہ ( منبع ) سے نکلتا ہے زمینوں کوسیراب کرتے وقت

إنَّ رَبِّى على صِواطٍ مُستقِيم بينكاسيدى راه پريرارتِ ماتا - (هود - ۵۱)

اورشر بعت ہی وہ راہ ہے جس کی مخالفت کرنے والا بدرین گمراہ ہے چنانچے قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا، 'اے محبوب

تم فر مادو کہ بیشر بعت میری سیدهی راہ ہے تو اس کی بیروی کرواور اس کے سوااور راستوں کے پیچھے نہ جاو کہ وہ تہہیں خدا کی راہ سے

جدا کردیں گےاللہ شہیں اس کی تا کیدفر ما تاہے تا کہتم پر ہیز گاری کرو۔' (۱لانسمیام ۱۵۲/۸) دیکھوقر آن عظیم نے صاف فرمادیا

کہ شریعت ہی صرف وہ راہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچنا نصیب ہوتا ہے اس کے سوا آ دمی جوراہ چلے گا اللہ کی راہ سے

يمي شريعت وه راه ہے جس پرخداملتاہے چنانچ قرآن مجيد ميں ہے،

فوراً طریقت کا دریا فنا ہوجائے گا بوند تو بوند پانی کی نمی کا نام بھی نظر نہ آئے اور کاش کہ اس سے اتنا ہی نقصان ہوتا کہ شریعت کا در باسو کھنے سے باغات سو کھ جائیں کھیت مرجھا جائیں اور آ دمی پیاہے تڑ ہے رہیں کیکن ہرگز صرف اتنا نقصان نہیں ہوگا بلکہ طریقت کے دریا کا تعلق جیسے ہی اپنے نکلنے کے مقام لیعنی شریعت سے ٹوٹے گا وہ تمام دریا شعلے مارتی ہوئی بھڑ کتی آگ میں تبدیل ہوجائے گا اور پھر کاش کہ وہ شعلے ظاہری آتھوں سے دیکھے جاسکتے تاکہ جولوگ شریعت سے تعلق تو اگر جلے اور خاک سیاہ ہوئے انہیں دیکھ کر دوسرے لوگ نکے جاتے اور ان کے یُرے انجام ہے عبرت حاصل کرتے مگراہیا نہیں ہے بلکہ وہ آكُ تُو نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَة م الَّتِي تَطَلِع عَلَى الاقْتِدةِ م ترجمة كنزالايمان : اللَّكَ يَرُكاكَى جوئی آگ کہ دِلوں پر چڑھتی ہے۔ (السے مسزہ - ۲۰۱) اندرے دِل جل جاتے ہیں ایمان برباد ہوجا تا ہے لیکن ظاہر میں وہی طریقت کا پانی نظر آتا ہے جوشیطان دھوکے ہے انہیں دکھا تا ہے۔ دیکھنے میں دریا اور حقیقت میں آگ کا بھڑ کتا ہوا لاؤ۔ افسوس کہاس بردے نے لاکھوں کو ہلاک کردیا۔ شریعت وطریقت اور در بامنیع کی مثال کے درمیان ایک عظیم فرق اور بھی ہے جس کی طرف پہلے اِشارہ کیا کہ دریا ہے نفع اٹھانے والوں کو نفع اٹھاتے ہوئے دریا کے نکلنے کی جگہ کی کوئی حاجت نہیں لیکن طریقت نفع اٹھانے والوں کو ہروفت اور ہر لمحہ شریعت کی مختاجی رہتی ہے کیونکہ طریقت کا بیر یا کیزہ میٹھاور یا جوشریعت کے برکت والے سرچشمہ ہے نکل کر فیضیاب کررہاہے اس کے ساتھ ساتھالکے بختکھاری نایاک دریابھی بہتاہے، ہلذا عَلْبٌ فرَات سَائع شَوا بُنه و ہذا مِلح أجاج ' پیرمیٹھا ہے خوب میٹھایانی خوش گواراور پیکھاری ہے تکنخے' ( اے طبر ۱۲۰ ) یہاں نے بمن میں سوال آئے گاوہ دوسرا کھاری دریا کیا ہے تو سنئے وہ شیطان ملعون کے وسوسے اور دھوکے ہیں تو طریقت کے شیریں دریا ہے تفع لینے والوں کو ہرلمحہاس بات کی ضرورت ہے کہ ہرنتی لہریراس لہر کے رنگ ، مزہ ، یُوکی اصل منبع لیعنی شریعت کے رنگ مز ہائو سے ملاتے رہیں تا کہ بیتہ چل جائے کہ بیلہرشریعت کے منبع ہے آئی ہے یاشیطانی پیشاب کی بد بودار کھاری دھار دھوکہ دے رہی ہے کیکن بہال ذہن میں بیہ بات آتی ہے کہ جب دونوں دریاؤں میں رنگ بومزے میں اتنا واضح فرق ہے تو جیسے ہی کوئی شیطانی چکر ہوگا آ دمی کوفوراً پینہ چل جائے گا کہ بیطریقت کا صاف شیریں دریانہیں بلکہ شیطان کی طرف ہے دھوکہ ہے۔اس سوال کا جواب بیہ ہے کہ اصل تھن مرحلہ یہاں پر

اس نکلنے والی جگہ کامختاج نہیں کہ وہاں سے توبیہ باہر آہی گیا یونہی دریا ہے نفع اُٹھانے والوں کو دریا کے نکلنے کی جگہ کی پچھ حاجت نہیں

کہ جب انہیں یانی مل گیا تو انہیں یانی نکلنے کی جگہ ہے کیاتعلق، وہ باقی رہے یا ندر ہے لیکن شریعت ایسامنبع ہے کہ اس سے نکلے

ہوئے دریا یعنی طریقت کو ہروفت این منبع کی حاجت ہاس اصل یعنی شریعت سے تعلق ٹوٹے ہی صرف یہ ہی نہیں ہوگا کہ

آئندہ کیلئے مددموقوف ہوجائے گی اور فی الحال جتنا یانی آ چکااس سے فائدہ حاصل ہوتارہے گا بلکہ جیسے ہی شریعت سے تعلق ٹوٹا

وَ لِللَّهِ الْمِفْلُ الْآعُلَىٰ 'اورالله بى كيك بلند صفت بـ شریعت مطہرہ ایک ربانی نور کا فانوس ہے کہ دینی جہاں میں اس کے سوا کوئی روشنی نہیں اور اس روشنی کی کوئی حدثہیں یہ زیادہ سے زیادہ ہوسکتی ہے اس توریس زیادتی اور اِضاف یانے کے طریقے کا نام طریقت ہے۔ یہی روشنی بڑھ کرمیج اور پھرسورج اوراس کے بعد سورج سے بھی زیادہ غیرمتنا ہی درجوں تک ترقی کرتی ہے اس سے اشیاء کی حقیقتیں تھلتی ہیں اورنور حقیقی بخلی فر ماتا ہے۔ اسی روشنی کوعلم کے مرتبہ میں معردنت اور مرتبہ تحقیق میں حقیقت کہتے ہیں۔ یعنی اصل وہی ایک شریعت ہے مختلف مرتبوں کے اعتبارے اس کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔ جب شریعت کا بینو ربڑھ کرمج کی طرح ہوجا تا ہے تو ابلیس تعین خیرخواہ بن کرآتا ہے اورا سے کہتا ہے چراغ بھجاد و کہا بتو صبح خوب روش ہوگئی ہے۔اگر آ دمی شیطان کے دھو کے میں نہ آئے تو شریعت کا بینور بڑھ کر دِن ہوجا تا ہےاس پر شیطان کہتا ہے کیا اب بھی چراغ نہ بجھائے گا اب تو سورج روثن ہےا ب تجھے چراغ کی کیا حاجت ہے روز روثن میں شمع جلانا تو بیوتوف کا کام ہے۔ یہاں پراگر ہدایت الٰہی آ دمی کی مدوفر مائے تو بندہ لاحول پڑھ کرشیطان کوؤور کر دیتا ہے اور میے کہتا ہے کہ اےاللہ کے دشمن یہ جھے تو دِن یاسورج کہ رہاہے یہ آخر کیاہے؟ اسی فانوسِ شریعت ہی کا نور ہے اگراہے بجھادیا تو نورکہاں سے آئے گا۔ بیا کہنے پر شیطان ٹا کام و نامراد ہوجا تا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے نور حقیقی تک پہنچ جا تا ہے۔لیکن اگر بندہ شیطان کے فریب میں آ گیااور سمجھا کہ ہاں دِن تو ہوگیا اب مجھے جراغ کی کیا حاجت رہی اور پیمجھ کراس نے شریعت کا چراغ بجھادیا توجیسے ہی چراغ بجھائے گا ہرطرف گھپ اندھرا ہوجائے گا کہ جیسے ہی اسے بجھایا ہرطرف ایساسخت اندھیرا ہوگیا کہ ہاتھ کو ہاتھ شجھا نی نہیں دیتا جیسا کہ قرآن عظیم نے فرمایا، 'ایک پرایک اندھیریاں ہیں۔اپنا ہاتھ نکلالے تو نہ سو جھےاور جسے خدا نور نہ دے اس کیلئے نورکہاں۔' (سور، ۴۰) توبیر ہیں وہ لوگ جوطریقت بلکہ اس سے بلند مرتبہ حقیت تک پہنچ کرایے آپ کوشریعت سے بے پر داہ سمجھاور شیطان کے دھوکے ہیں آ کراس فا نوسِ الٰہی کو بجھادیا اور تناہ و ہر باد ہو گئے اور یہاں پر بھی وہی پہلے والا معاملہ ہے کہ کاش یہی ہوتا کہاس نور کے بچھنے سے جو عالمگیرا ندھیرا چھایا وہ انہیں اپنی آنکھوں سے نظر آ جا تا کہ شایدوہ نادم ہوکرتو بہ کرتے اور چونکہ فانوسِ شریعت کا مالک بینی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پہند فرما تا ہے۔ تواللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرما کر انہیں

ریہے کہ طریقت کا پاک مبارک منبع اس قدرلطیف اورنفیس ہے کہ کمال لطافت کی وجہ سے اس کا مزہ بہت جلد زبان سے اُتر جا تا ہے

رنگت، مزہ، بو کچھ یا ذبیں رہتی اوراس کے ساتھ ہی چکھنے، سو نگھنے اور دیکھنے کے معنوی احساسات بھی فاسد ہوجاتے ہیں اور پھر آ دمی

کوگلاب اور پیشاب میں تمیز نہیں رہتی وہ اہلیس کا کھاری، بد بودار ، بدرنگ پیشاب غثاغث چڑھاجا تا ہے اور گمان پیکرتا ہے کہ

طریقت کے دریا کا میٹھا،خوشبوداراورخوش رنگ پانی پی رہاہوں۔اس ساری گفتگو سے معلوم ہوا کہ شریعت منبع اور دریا کی مثال

شیطان کے دھو کے میں آ کر بنیادوں سے تعلق توڑ دیا تو متیجہ وہ نکلا جوقر آن مجید نے فرمایا، 'اس کی عمارت اسے لے کرجہنم میں

گریٹری ۔ ( نسویسہ، ۱۰۹ ) اللہ کی پناہ ہان ہاتوں ہے ای لئے اولیائے کرام رحمۃ الدیمیم فرماتے ہیں، جاہل صوفی شیطان

کامسخرہ ہےاس لئے حدیث میں آیاحضورسیّدعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فر مایا ، ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیاوہ بھاری

ہے۔ (درمدی) بغیرعلم کےعبادت میں مجاہرہ کرنے والوں کوشیطان اُنگلیوں پر نیجا تا ہے۔ان کے مُند سے لگام اور تاک میں تکیل

و ال کر جدهر جا ہے تھینچنا بھرتا ہے اور طریقت سے جاہل جھتے ہیں کہ اچھا کررہے ہیں۔

پھروہی روشنی عطا فرمادیتا مگریہاں بیرمعاملہ ہے کہ شیطان جہاں دھوکے سے آ دمی کے ہاتھ سے فانوسِ شریعت بجھادیتا ہے

اس کے ساتھ ہی اپنی طرف سے ایک سازشی بتی جلا کران کے ہاتھ بیس تھا دیتا ہے اور بیلوگ اسی کونور جھتے رہتے ہیں حالانک

حقیقت میں وہ نورنہیں بلکہ ناریعنی آ گ ہےاور بیہ بے وقوف وجاہل لوگ ہیں بھتے ہیں کہ شریعت والوں کے پاس کیا ہےا یک چراغ

ہے جبکہ ہمارے پاس تو ایسا نورہے جواپنی نورانیت ہے سورج کوشر مندہ کررہاہے۔شریعت ایک قطرہ اور ہماری طریقت ایک دریا

ہے کیکن ایسا سمجھنے والے جانتے نہیں کہ شریعت ہی حقیقٹا نور ہے اور شریعت سے کئی ہوئی طریقت محض وهو کہ و فریب ہے اور

خلاصه كلام

ریہے کہ شریعت کی حاجت ہرمسلمان کوایک ایک سانس، ایک ایک پل، ایک ایک لمحہ پر مرتے ؤم تک ہے اور طریقت میں قدم

ر کھنے والوں کوتوبیہ حاجت اور زیادہ ہے کہ راستہ جس قدر باریک وکٹھن ہوتا ہے رہنما کی حاجت بھی اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے اور

عنقریب قِیامت میں حال کھل جائے گا کہ زِندگی بھر بندۂ خدا بن کرر ہایا بندہُ شیطان بن کر۔

ہےاور بیکفروار تداد ہے ہاں اگر عمرو بیکہتا ہے کہ اصل مقصو داللہ تعالیٰ تک پہنچنا ہےتو صحیح وحق تھا۔ تگرافسوں ہےاس پرجواپنی شدید

جہالت کی وجہ سے نہ جانے ، یا جانے ، گرشر بعت سے دشمنی کے سبب سے بات نہ مانے کہ اللہ تعالیٰ تک ویجینے کا راستہ یہی محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعانی علیہ سلم کی شریعت ہے اور کوئی نہیں ہم او پر ثابت کر آئے ہیں کہ شریعت کے سوااللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے تمام رائے بند ہیں

اورا گرکوئی طریقت کوشریعت سے جداراستہ مجھتا ہےتو ہرگز الیی طریقت کا راستہ اللہ تعالیٰ تک نہ پہنچائے گا بلکہ وہ راستہ بند ہےاور اس پر چلنے والامردود ہے اور نبیاء کرام علیہ السلولة والسلام کے بارے میں اس کاریکٹا کدوہ ایس طریقت کیلئے جیجے گئے سراسر جھوٹ ہتہت اور لعنتی و مردود فعل ہے۔ کیا کوئی مخص اس بات کا ثبوت دے سکتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ تعانی علیہ وسلم

نے بھی شریعت کے خلاف کسی دوسرے رائے کی طرف بلایا ہو، ہر گرنہیں۔

(٦) جب حضورا فذس صلی الله تعالی علیه بهلم نے عمر بھر شریعت کی طرف ہی بلایا اور یہی راستہ ہمارے لئے چھوڑ اتو شریعت کا خادم، اس كا حاى ، اس كا عالم كيول حضور اقدس صلى الله تعالى عليه وسلم كا خادم نه جوگا- جم يو چينتر جين كه اگر بالفرض شريعت صرف فرض ،

واجب،سنت،مستحب،حلال،حرام ہی سےعلم کا نام ہے تو بیعلم رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سے ہے بیا ان سے غیر سے اگر اسلام

کا دعویٰ رکھتا ہے تو ضرور کیے گا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہی ہے جب ریشلیم ہے تو اس کا عالم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وارث نہ ہوگا تو کس کا ہوگا۔علم بھی حضور کا ،تر کہ بھی حضور کا پھراس شریعت کا پانے والاحضور سلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا وارث نہ ہواس کا کیا

مطلب ہے؟ اوراگراس کے جواب میں کوئی ہے کہ بیٹلم تو ضرورسر کا رصلی انٹہ تعالیٰ علیہ دسلم کا ہے تگراس نے ووسراحصّہ لیعنی علم باطن حاصل نہ کیا لہذا یہ دارٹ نہیں تو ایسے آ دمی سے کہا جائے کہا ہے جابل! کیا دارث کے لئے بیضروری ہے کہ وہ مورث (وراثت

چھوڑنے والے ) کا کل مال پائے؟ اگر ایسا ہوتو جہاں میں کوئی عالم، کوئی ولی، کوئی صدّ این، انبیاء عیبم السلام کا وارث نہ بن سکے گا كيونكه انبياء عيبم اللام كاكل علم تو غير انبياء كومل بى نبيس سكتا ـ اس صورت مين تو نبى كريم صلى الله تعالى عليه وسلم كا فرمان كه

علماءا نبياء كوارث بين معاذ الله غلط موكرمحال موجائ كا\_ اوراگر بالفرض شریعت دطریقت دوجدارا ہیں مانیں اور دونوں میں قطرہ و دّریا کی نسبت مانیں بینی شریعت کوقطرہ اورطریقت کو دریا

ما نیں جس طرح بیہ جاہل عمر و بکتا ہے جب بھی ہیے کہنا کہ علمائے شریعت انبیاء علیم السلام کے بالکل وارث نہیں پاگل ہے کیونکہ وراثت

چھوڑنے والے کے ترکہ سے جس کو بالکل تھوڑا سا حصہ ملا وہ بھی وارث ہوتا ہے اور انبیاء بیہم السلام کے علم میں تو جس کو ملاتھوڑا

علوم ویئے جاتے ہیں تو علماء باطن جوعلوم ولایت کے وارث ہوئے وہ اولیاء کے وارث تھہرے نہ کہ انہیاء علیم السلام کے ..... توجوسب ہے آسان علم یعنی علم احکام حاصل کرنے سے عاجز ہوگا وہ سب سے مشکل علم ذات کس طرح حاصل کرے گا۔ عمر و جاہل نے علمائے ظاہر کومطلقاً وراثت انبیاء میہم السلام سےمحروم کہا حالانکہ قر آن عظیم نے ان سب کوانبیاء میہم السلام کا وارث قر ار د باحتی کہ ہے جمل بعنی فرائض و واجبات کی پابندی کریں مگر دیگر نیک کا موں مستحبات ونوافل میں سستی کریں ایسے علماء کو بھی وارث ' پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کوتو ان میں کوئی اپنی جان پرظلم کرنے والا ہے اور کوئی متوسط حال کوا ور کوئی بحکم خدا بھلا ئیوں میں سبقت لے جانے والا یہی بڑاافضل ہے۔' ( نساط۔ ، ۳۲ ) اس آیت میں غور کر واور سمجھو کہ وہ بےعمل و گنا ہوں ہے اپنی جان پرظلم کرنے والے ہیں انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے کتاب کا وارث فر مایا اورا پنے چنے ہوئے بندے قر ار دیا۔ لے جانے والا ہی ہےا در جومتوسط حال کا ہووہ بھی نُجات والا ہےا در جوا پٹی جان پر ظالم ہےاس کی بھی مغفرت ہے۔ (١لـــــــد المنتُور، ۲/۲۵ مطبوعه بيروت)

علم دیدیااس کے بعد ولی کیا علم باطن علم ظاہر ہی کا بتیجہ ہوتا ہے تو جوعلم ظاہر ہیں رکھتا وہ علم باطن کیسے پاسکتا ہےاللہ تبارک وتعالیٰ کے متعلق بندوں کیلئے پانچ علم ہیں:۔ (1) علم ذات (۲) علم صفات (۳) علم اساء (٤) علم افعال (٥) علم افعال۔ ان علوم میں ہر پہلاعلم دوسرے کی بہنسبت نیادہ مشکل ہے بینی پہلاعلم سب سے مشکل اور آخری علم سب سے آ سان ہے

پھرعارف بالٹدسیدیعبدالغنی نابلسی علیالرحمة حدیقة ندید میں فر ماتے ہیں کہ امام ما لک رضیاللہ تعالیٰ عنے فر ماتے ہیں، علم باطن وہی جانتا ہے جوعلم ظاہر جانتا ہے' اور مام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنر ماتے ہیں ، 'اللہ نے بھی کسی جاہل کواپناولی نہ بنایا یعنی بنانا چاہا تو پہلے اسے

شريعت وطريقت كوجدا رابين سمجها ہرگزیہ دونوں جدا را ہیں نہیں اور بنہ ہی اولیاء بھی غیرعلاء ہوتے ہیں علامہ مناوی شرح جامع صغیر

انبیاء علیم اللام کے وارث تو میں علائے ظاہری تھرے جنہوں نے علوم نبوت پائے مگر میداس جامل کی شدید جہالت ہے کہ

بلکہ اگر شریعت وطریقت کی جدائی فرض کرلیں تو بھی بطور انصاف حدیث ان طریقت سے جانل شیطان کے منخروں پرالٹی پڑے

گی۔ یعنی علمائے ظاہر ہی انبیاء کرام علیم الصلاۃ والسلام کے وارث تھہریں گے اور علماء باطن وراثت انبیاء سےمحروم تھہریں گے۔

کیونکہ انبیاء کرام علیم السلام نبی بھی ہوتے ہیں اور ولی بھی اور علوم نبوت وہ ہوتے ہیں جنہیں شریعت کہتے ہیں جس کی طرف

وہ عام أمّت كودعوت دينے ہيں اورعلوم ولايت وہ ہوتے ہيں جن كو بيرجانل طريقت كہتے ہيں اور وہ خاص خاص لوگول كوخفيہ

قرار دیا جبکہ وہ بیچے عقا نکر کھتے ہوں اورسید ھےراہتے کی طرف بلاتے ہوں بیقیداس لئے ہے کہ جوعقا نکرمیں صحیح نہیں اور دوسروں کوغلط عقائد کی طرف بلانے والا ہے ، وہ خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے ، ایسا آ دمی نبی علیہالسلام کا وارث نہیں شیطان کا نائب ہوتا ہے لہذا صرف صحیح عقائد والا اور اس کی طرف دوسروں کو بلانے والا انبیاء میسم السلام کا وارث ہے اگر چہ ہے عمل ہو۔ اب سوال میہ پیدا ہوتا ہے کہ فرمایا،علما شریعت کے دارث ہیں اگر چہ ہے عمل ہوں تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اللہ عز وجل نے فرمایا،

احادیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نے اسی آیت کی تقسیر میں فرمایا، 'ہم میں جوسبقت لے جانے والا ہے وہ تو سبقت

میں فرق ظاہر ہے آ دی کی تمام اولا داس کی وارث ہے مگر جانشین ہونے کی لیافت ہرا یک میں نہیں۔ (۷) جب الله تعالى نے كتاب كے تمام دارثوں كواينے ئينے ہوئے بندے فرمايا تو وہ قطعاً اللہ والے ہوئے اور جب اللہ والے

شریعت کاعالم اگر باعمل بھی ہوتو جا ندہے کہ خود مٹھنڈااور دوسروں کوروشنی دینے والااوراگر باعمل نہ ہوتو مٹمع کی طرح ہے کہ خود جلے

تھر دوسروں کو روشنی وے چنانچیہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا، 'استخص کی مثال جولوگوں کو بھلائی سکھا تا ہے اور

خودکو بھلائے ہوئے ہاس فلیتے (چراغ کی بق) کی طرح ہے جولوگوں کوروشنی دیتا ہے اورخود جلتا ہے۔ (بنواد ، طبئرانی)

نیز نبی کریم صلی الله تعانی علیه وسلم نے فر مایا ، جب کوئی صحص قران پڑھ لے اور رسول الله صلی الله تعانی علیه وسلم کی حدیثیں خوب بیا د کر لے اور

اس کے ساتھ طبیعت سلیقہ دار رکھتا ہوتو وہ انبیاء کرام میہم انسلاۃ والسلام کے نا نبول میں سے ایک ہے۔ ویکھویہاں وارث تو وارث،

الله تعالیٰ نے خلیفة الانبیاء ہونے کیلیے صرف تین شرطیں مقرر فر مائیں کہ قرآن وحدیث جانے اوران کی سمجھ رکھتا ہو۔خلیفہ ووارث

ہوئے تو ضرور ربانی ہوئے اللہ عز وجل فرما تا ہے، 'اللہ والے ہوجائے اس سبب سے کہتم کتاب سکھاتے ہوا دراس سے کہ

تم درس دیتے ہو۔ ( آل عسمسران ، 29 ) مزید فرمایا، 'بیشک ہم نے توریت اُتاری اس میں ہدایت اور تو رہے اس کے مطابق یہود کو تھکم دیتے ہیں ، ہمارے فرما نبردار نبی اور عالم اور فقیہ کہ ان سے کتاب اللہ کی حفاطت حیاہی گئی تھی اور وہ اس پر

گواہ تھے۔ (مسورة المائدہ، آیت ۳۴) ان آیات میں اللہ تعالی نے ربانی ہونے کی وجداور ربانیوں کی صفات اس قدر بیان فرمائی

مسطب وعه مصو) نیز وه اوران کے شاگر دحضرت امام مجاہدوامام سعیدین جبیررضی الله تعالی منهم فرماتے ہیں، 'ربانی عالم فقنیہ کو کہتے

(۸) منافق کی ایک خصلت

جب النَّديَّ وجل نے علمائے شریعت کواپنا چنا ہوا بندہ فر مایا اور رسول النُّدسلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں اپنا وارث، اپنا خلیفہ، اپنا جانشین فرماتے ہیں تو انہیں شیطان کہنا جیسا کہ عمر د نے کہا، شیطان ہی کا کام ہوسکتا ہے یاا*س* کی اولا دمیں سے کسی منافق خبیث کا اور

ایسے لوگوں کومنافق میں نہیں کہتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ دسلم فر ماتے ہیں ، ' تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق اور منافق بھی کون سا کھلامنافق (وہ تین اشخاص بہ ہیں )ایک بوڑ ھامسلمان جسےاسلام ہی میں بڑھایا آیا، دوسراعالم دین، تیسراہا دشاہ

مسلمان عادل' (طبسہ انسی ) نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ، 'لوگوں پرزیا دتی نہ کرے گا مگر ولدالز نایا وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو'' (طبیرانس فی الکہیر ) جب عام لوگوں پرزیادتی کا پیچم ہےتو علاء کی شان تو بہت بلندوبالاہےان پرزیادتی کرنے والے کے لئے تو تھم اور زیادہ سخت ہوگا۔ بلکہ حدیث میں لفظ ناس (انسان) ہے اور سیح معنوں میں انسان علماء ہی ہیں

چنا نچیامام غزالی رمهٔ الله تعالی علیه احیاءالعلوم میں فر ماتے ہیں کہ امام اعظم ابوصیفہ علیہ الرحۃ کے شاگر درشیدا ورحدیث وفقہ ومعرفت و وِلا بیت میں متفقدا مام حضرت عبداللہ بن مبارک رہنی اللہ تعالی عنہ ہے کسی نے بوچھا، ناس بیعنی آ دمی کون ہے فر مایا علماء۔امام غز الی علیہ

الرحمة فرياتے ہيں جوعالم نه ہوامام ابن مبارك رضي الله تعالى عنہ نے اسے آ دمی ہی شار نه کیا کیونکہ انسان اور جانوروں میں علم ہی کا فرق

ہےانسان اس سبب سےانسان ہے جس وجہ ہےاہے شرف حاصل ہےاور بیشرف و ہزرگی کس وجہ ہے ، بیجسمانی طاقت کی

وجہ سے نہیں کہ اونٹ آ دمی ہے زیادہ طاقتور ہے اور نہ ہی انسان کی بزرگی اس کے بڑے جسم کی وجہ ہے ہے کہ ہاتھی کا جسم اس سے بڑا ہے اور ندہی بہاوری کی وجہ سے کہ شیراس سے زیادہ بہاور ہے ندخوراک کی وجہ سے بیل کا پہیٹ اس سے بڑا ہے اور

وہ زیادہ کھا تا ہےاور نہ ہی انسان کا شرف جماع کی وجہ سے ہے کہ چڑوٹا جوسب میں ذکیل چڑیا ہے انسان سے زیادہ اس فعل کی قوت رکھتا ہے۔ آ دی تو صرف علم سے لئے بنایا گیا ہے ادراس علم کی وجہ سے انسان کا شرف و ہزرگی ہے۔

### ندکورہ بیانات سے داختے ہوگیا کہ علمائے شریعت ہرگز طریقت کے راہتے میں رکا دے نہیں بلکہ وہی اس کا درواز ہ کھولنے والے ہیں

اور وہی طریقت کے راہتے کے نگہبان ہیں البتہ وہ طریقت جے شیطان کے بندے طریقت کہتے ہیں اور اسے محدرسول الله صلی الله

تعالی علیہ دسلم کی شریعت سے حدا قر اردیتے ہیں علماءشریعت البی طریقت کے لئے ضرور رکاوٹ ہیں اور علماء ہی کیا خوداللہ عز وجل نے اس راہ کو بند،مر دود، باطل اور دھتکارا ہوا قر اردیا اور پہلے گزر چکا کہ علمائے شریعت کی حاجت ہرمسلمان کو ہروقت ہے اور طریقت

میں قدم رکھنے والے کواور زیادہ ورنہ حدیث میں بغیرعلم کے طریقت میں پڑنے والے کو گدھا فرمایا توا گرعلاء نے گدھا بنے

ہےروکا تو کیا گناہ کیا۔

(۹) علمائے شریعت نگھبان ھیں

(۱۰) عمرو نے علمائے شریعت اورشریعت کے خلاف جواپنی شیطانی خرافات اور گالی گلوچ کا إظهار کیا ہے اسے اس نے حقانی علاءا درربانی اولیاء کی طرف منسوب کیاہے بیذ کیل جھوٹ اور تعنتی تہمت ہے جواس نے اولیاء پر باندھی اب ہم اس کی خواہش کے مطابق صرف اولیاء کرام رضی الله تعالی عنهم کے مبارک إرشادات صرف نموند کے طور پر پیش کرتے ہیں جن سے شریعت مطہرہ

کی عظمت ظاہر ہواور یہ بھی معلوم ہوجائے کہ طریقت شریعت سے جدانہیں اور یہ بھی کہ طریقت شریعت کی مختاج ہے اور یہ بھی کہ شریعت اصل معیارا در دار دیدار ہےالغرض جو پچھ ہم نے بیان کیا ان سب کا تھمل ثبوت اور عمر د کے دعووں اور خرا فات کا کافی رَدَ

ہم اولیائے کرام رسی اللہ تعالیٰ عہم کے اقوال سے پیش کریں گے اور اللہ ہی تو فیق دینے والا ہے۔ پھلا **قول﴾** حضرت سیّدناغوث اعظم رضی الله تعالی منه فرماتے ہیں ، 'الله کےسواکسی کی طرف نگاہ نداُ ٹھا تا جو کہ طریقت کا ایک بلندمرتبه ہے ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کے ساتھ ہو کہ تو اللہ کی مقرر کر دہ حدود کی یا بندی کرے اور اس کے تمام احکام کی حفاظت

کرے اوراگر تیری طرف سے شریعت کی حدود میں سے کسی حدمیں خلل آیا تو جان لے کہتو فتند میں پڑا ہوا ہے اور بیشک شیطان تیرے ساتھ کھیل رہا ہے لبذا تو فوراً شریعت کے حکم کی طرف اوٹ آ اوراس سے لیٹ جااورا پی نفسانی خواہش کوچھوڑ دے کیونکہ

جس حقیقت کی تصدیق شریعت سے نہ ہووہ حقیقت باطل ہے۔ ( طبقات الاولیاء از امام عبدالوهاب شعرانی، جلد ۱، ص ۱۳۱

مطبوعه مصر ) سعاد تمند کے لئے حضور پرنورغوث الثقلین رضی اللہ تعالی عند کا ایک قول ہی کا فی ہے کہ اس میں سب پچھ جمع فر ما دیا ہے۔ **دوسے اقبول ﴾** حضرت سیّد ناغوثاعظم رضیالله تعالی عنفر ماتے ہیں، 'جب تواینے دِل میں کسی کی محبت یادشتنی یائے تواس

کے کاموں کو قرآن وحدیث پر پیش کراگر قرآن وحدیث کی رو ہے پہندیدہ ہوں تو تو اس ہے محبت کر اور اگر اس اعتبار ہے ناپسندیدہ ہوں تواسے ناپسند کر، تا کہاپنی خواہش ہے نہ کسی کودوست رکھے نہ دشمن۔اللہ تعالی فرما تاہے،خواہش کی پیروی نہ کر کہ تخفے بہکادے گی خداکی راہ ہے۔ (طبقات کیری، ص١٣٠)

تي**سوا قول ﴾** حضور پرنورسٽيدناغوث الاعظم رضي الله تعالى عنه فرماتنے ہيں ، ' ولايت نبوت كاعكس ہے اور نبوت الوہيت كاعكس ہے اور ولی کی کرامت رہے کہ اس کافعل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول کے قانون پرٹھیک اُنٹرے۔ ' ( بھیجہ الاسرار ، ص ۳۹

مطبوعه مصر) <mark>جبو تھا قول ﴾</mark> حضورسیّدنامحی الدین مجبوب سبحانی رضی الله تعالی عنفر ماتے ہیں ، 'شریعت وہ تھم ہے جس کے قہر کی تکوارا پیخ

مخالف ومقابل کومٹادیتی ہےاوراسلام کی مضبوط رسیاں اس کی حمایت کی مضبوط ڈوری پکڑے ہوئے ہیں۔ دونوں جہال کے

مطبوعه مصر)

کاموں کا دارو مدار فقط شریعت پر ہے اورشریعت کی ڈوریوں ہے ہی دونوں جہاں کی منزلیں دابستہ ہیں۔' (بھجہ الاسوان ص ۳۰

<mark>چھٹا قول﴾</mark> حضورسٹیرناغوث پاک رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں، 'اللہ عز دجل کی طرف سے سب سے زیادہ قریب راستہ بندگی کے قانون کولازم پکڑنااورشریعت کی گرہ کوتھامےر کھنا ہے۔ (بھجة الاسوار، ص ٥٠ مطبوعه مصر) حضور سید ناغوث پاک رضی اللہ تعالی عنفر ماتے ہیں، 'فقہ سکھاس کے بعد خلوت نشیں ہوجو بغیر علم کے خدا ساتواں قول﴾ کی عبادت کرتا ہے وہ جنتنا سنوارے گا اس سے زیادہ بگاڑے گا۔ اپنے ساتھ شریعت کی شمع لے لو۔ ( بھے جد الاسے او، ص ۵۳ مطبوعه مصر) حضرت سیدنا جبنید بغدادی رضی الله تعالی عنه فر ماتے ہیں، 'میرے پیرحضرت سری مقطی رضی الله تعالی عنه آڻهواں قول﴾ نے مجھے وُعادی، اللہ تنہیں حدیث دان بنا کر پھرصوفی بنائے اور حدیث دال ہونے سے پہلے تنہیں صوفی نہ کرے۔ (احیاء العلوم، جلدا ، ص۱۳) ن**واں قول﴾ ج**ية الاسلام امام غز الى رحمة الله تعالى عليه حضرت سرى تقطى رضى الله تعالىٰ عنه كى اس دعا كى شرح ميں فر ماتے ہيں ، 'حضرت سری تقطی نے اس طرف اشارہ فر مایا ، جس نے پہلے حدیث وعلم حاصل کر کے تصوُّف میں قدم رکھا وہ فلاح کو پہنچا اور جس حضرت سیدنا جنید بغداد ی رضی الله تعالی عند سے عرض کی گئی کہ پچھے لوگ گمان کرتے ہیں کہ دسواں قول﴾ شرلیت کے احکام تو اللہ تعالیٰ تک پینچنے کا ذَریعہ تھے اور ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچے گئے لیعنی اب ہمیں شریعت کی کیا حاجت؟ فرمایا، وہ کچ کہتے ہیں وہ پہنچنے والے ضرور ہیں مگر کہاں تک؟ جہنم تک، ایساعقیدہ رکھنے والوں سے تو چور اور زانی بہتر ہیں۔ میں اگر ہزارسال تک بھی نے ندہ رہوں تو فرائض و داجبات تو بڑی چیز ہیں۔ میں نے جونوافل ومستحبات مقرر کرلئے ہیں ان میں سے بھی کچھ کم نہ کرول گا۔ (الیواقیت و الجواہ للامام الشعرانی، جلد ۱، ص ۱۳۹)

<mark>پانچواں قول﴾</mark> حضورسیّدنا ﷺ عبدالقادر جیلانی رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں، 'با کیزہ شریعتِ محمد بیسلی الله تعالی علیه وسلم

دِین اسلام کا پچلداروَز خت ہےشریعت وہ سورج ہے جس کی جبک ہے تمام جہاں کی اندھیریاں جگمگااٹھیں شریعت کی پیروی

دونوں جہاں کی سعادت بخشق ہے۔خبرداراس کے دائرے سے باہر ندجانا ،خبرداراہل شریعت کی جماعت سے باہرندجانا۔ (بهجة

الاسوار، ص ٣٩ مطيوعه مصر)

نقل فرماتے ہیں، 'جس نے نہ قرآن یادکیا، نہ حدیث کھی لیمنی جوعلم شریعت ہے آگاہ نہیں طریقت ہیں اس کی اقتداء نہ کریں اور
اسے اپنا ہیر نہ بنا کیں کیونکہ ہمارا بیعلم طریقت بالکل کتاب وسنت کا پابند ہے۔' (دِسالہ فیشیو یہ، ص۳۲ مطبوعہ مصور) نیز فرما یا
'خلق پرتمام راستے بند ہیں گروہ جورسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم کے نشان قدم کی ہیروی کرے۔' (دِسالہ فینیویہ، ص۳۲ مطبوعہ مصر)
شخ سعدی علیہ ارحمۃ کے شعر کا ترجمہ ہے، 'جس شخص نے نبی کریم سلی الله تعالی علیہ وسلم کے خلاف راستہ اِختیار کیا، وہ ہرگز منزل تک نہیں ہی گئے سائے۔

نہیں پہنے سائے۔

بار ھواں قول ﴾ حضرت سیدنا بایز ید بسطامی رضی الله تعالی عنہ نے ایک دوسرے بُورگ سے فرمایا، چلواں شخص کو دیکھیں
جس نے اپنے آپ کو ولایت کے نام سے مشہور کیا ہے وہ شخص نر ہدوتقو کی میں مشہور تھا اورلوگ بکٹرت اس کے پاس آ یا کرتے سے جس نے اپنے آپ کو ولایت کے نام سے مشہور کیا ہے وہ شخص نہ بھی نہ دیں کہ بار میں اس کے پاس آ یا کرتے سے

گیارهواں قول﴾ حضرت امام قَضَیری رضی الله نعالی عنها پی کتاب رساله قَشَیر به میں حضرت جنید بغدا دی رضی الله نعالی عنه سے

ے سے حضرت بایز بدرض اللہ تعالیٰ عنہ و ہال تشریف لے گئے اتفا قاُ اس شخص نے قبلہ کی طرف تھوکا۔حضرت بایز بدرض اللہ تعالیٰ عنہ فوراً واپکس بلیٹ آئے اوراس شخص سے سلام بھی نہ کیاا ورفر مایا، 'میخص نبی کریم سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آ داب بیس سے ایک ادب

ر روامین ہے ہیں جس چیز کا (لیعن ولایت کا) دعویٰ کرتاہے اس پر کیاا مین ہوگا۔ (رسالہ قسنسر یہ ، ص ۱۷) اور دوسری روایت میں ہے فر مایا، 'میخص شریعت کے ایک اوب پر توامین ہے نہیں اسرار البید پر کیسے امین ہوگا۔ (رسالہ قشیریہ ،

ص ۱۵۳، مطبوعه مصر) ت<mark>یرواں قول﴾</mark> معنرت بسطامی رضی الله تعالی عزفر ماتے ہیں، 'اگرتم کسی شخص کودیکھو کہ اسے ایسی کرامت دی گئی ہے کہ وہ ہوا پر جارزانو ہیٹھے تو اس سے فریب نہ کھانا جب تک بیہ نہ دیکھو کہ فرض و واجب و مکروہ وحرام میں اس کاعمل کیما ہے اور

وه بوا پر چار را تو سیطے و اس سے سریب ندھا تا جب تک بیند دیسو لدس و واجب و سروه و سرام میں اس ۳ س میں ہے اور شریعت کی حدود و آ داب کی کتنی حفاظت کرتا ہے۔' ( دِ سالیہ فیشیبر یہ ، ص ۱۸ مطبوعہ مصد ) چ**ود هواں قول ﴾** حضرت ابوسعید فراز رضی اللہ تعالی عنہ جوحضرت ذوالنون مصری وسری سقطی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھیوں اور

حضرت جنید بغدادی علیه ارحمۃ کے ہم زمانہ بزرگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں، 'جس آ دمی کا ظاہر حال اس کے باطن کے خلاف ہو

وہ باطن نہیں بلکہ باطل ہے۔' ( دِسالہ فیشیبریہ ، ص ۲۸ مطبوعہ مصر ) علامہ سیدعبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنداسی قول کی شرح میں فرماتے ہیں ، 'اس لئے کہ جب اس آ دمی نے ظاہر کی مخالفت کی

تواس کاباطن محض شیطانی وسوسه اورنفس کی بناوث ہے۔ (حدیقه ندیه ، جلد ا مطبوعه مصر)

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم زمانہ ہزرگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں ، 'جو مخص اپنے باطن کومرا قبداور اِ خلاص سے میچے کرلے گا اللہ تعالیٰ اس کے ظاہر کومجاہدہ اورسنت کی پیروی سے آ راستہ کردے گا۔' اس سے معلوم ہوا کہ جس آ دمی کا ظاہر شریعت کے زیور سے آ رستہ نہیں وہ باطن میں بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اخلاص نہیں رکھتا۔ سولھواں قبول﴾ حضرت عثمان جیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انتقال کے وقت اپنے صاحبز اوے ابو بکر علیہ ارحمۃ سے فرمایا، 'ار رممہ سرینٹرل خلاج میں سدّہ کی خلاف ور زی اس سارت کی علامت میں ماطن میں ریا کاری ہے۔' در سے المدہ قدید سے

**پندرهواں قول﴾** حضرت حارث محاسبی رضی الله تعانی عند جو بڑے بڑے ائمیہ واولیا ءکرام رضی الله تعانی عنبم اور حصرت سری مقطمی

'اے میرے بیٹے! ظاہر میں سقت کی خلاف ورزی اس بات کی علامت ہے کہ باطن میں ریا کاری ہے۔' (دِ سالیہ قشیر یہ ، ص ۱۵ مطبوعہ مصر) ستر هواں قول﴾ حضرت سعید بن اساعیل جیری رحمۃ الله تعالی علیہ فرماتے ہیں، ''بی کریم صلی الله تعالی علیہ وہلم کی باطنی صحبت

ستوهواں قول﴾ حضرت سعید بن اساعیل حیری رحمۃ الله تعالیٰ علیہ قرماتے ہیں، 'نبی کریم صلی الله تعالیٰ علیہ وہلم کی باطنی صحبت کا طریقتہ بیہ ہے کہ سقت کی پیروی کرےاورعلم ظاہر کولازم پکڑلے' (دِسالیہ قیشیسریدہ، ص ۲۵ مطبوعہ مصر) سے مصری سے مصر

ا <mark>ٹھارواں قول﴾</mark> حضرت ابوانحسین احمہ بن الحواری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں حضرت جنید بغدا دی ملیہ الرحمۃ شام کا پھول کہتے تھے فرماتے ہیں، 'جوکسی شم کا کوئی عمل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ ملیہ وسلم کی انتباع کے بغیر کرے وہ باطل ہے۔' (یسسانے قسنسیریہ،

تصفر مائے ہیں، منجو سی سم کا لوق مل می کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی انتہا کا کے بعیر کرے وہ باس ہے۔ (رِسسان یہ قسنہ یہ یہ ب

ا نیسواں قول﴾ حضرت سیدی ابوحفص عمر حدا درضی الله تغالی عند جو بڑے بڑے اماموں ، عارفین اور حضرت سری مقطی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم زمانہ برزرگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں، 'جو ہر دفت اپنے تمام کاموں اور تمام باطنی احوال کوقر آن وحدیث کے تر از ومیں نہ تو کے اور اپنے دِل پروار دہونے والی کیفیات پراعتا دکر لے اسے مردانِ حق کے دفتر میں شارنہ کر' (پسسالیہ قیشب ریدہ میں ۲۱)

سیسواں قول﴾ حضرت سیدی ابوالحسین احمد نوری رضی الله تعالیٰ عند که حضرت سری سقطی رضی الله تعالیٰ عند کے ساتھیوں اور بیسواں قول﴾ منام عند کے ساتھیوں اور

حضرت جنید بغدادی رضی الله تعالی عدے ہم زمانہ بزرگوں میں سے ہیں فرماتے ہیں، 'تو جس شخص کودیکھے کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اپنے ایسے حال کا دعو کی کرتا ہے جواسے شریعت کی حدسے باہر کردے اس کے قریب بھی نہ جا۔' (دِسسانسہ قسنسبریہ، ص ۴۵

مطبوعه مصر) استرسواں قول﴾ صفرت سیدی ابوالعباس احمد بن محمد الآدمی دشی الله تعالی عندفر ماتے ہیں، 'جوایینے او پرشر لیعت کے آواب

لازم کرلے اللہ تعالیٰ اس کے دِل کومعرفت کے نور سے روش کردے گا اوراس مقام سے بڑھ کر کوئی مقام معظم نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ عابیہ وسلم کے احکام ،افعال ، عا دات سب میں آپ سلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جیروی کی جائے۔' ( دِسسانسہ فینسسی یہ سے ۳۰

()

**با ئیبسواں قول﴾** سلسلہ چشتیہ بیشتیہ کے بہت بڑے بزرگ حضرت ممشاد دینوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،'مرید کا

دوسری روایت میں فرمایا، 'بہت دفعہ حقیقت کا کوئی تکتہ چالیس دِن تک میرے دل پر کھٹکٹٹا رہامیں تب تک اے اپنے دل میں واخل ہونے کی اجازت نہ دیتا جب تک قرآن وسنت کے دوگواہ اس کے ساتھ نہوں۔' (نفحہات الانس، ۲۷) پچیسواں قبول ﴾ امام طریقت ابوعلی رود باری جو حضرت جنید بغدادی کے جلیل القدر خلفاء رضی اللہ تعالی عدمیں سے ہیں امام ابوالقاسم قبیری رضی اللہ تعالیٰ عندنے فرمایا کہ بزرگوں ہیں ان کے برابر طریقت کاعلم کسی کونہ تھا ان بزرگوں سے سوال ہوا کہ

ایک محض مزامیر (باج) سنتا ہے اور کہتا ہے، یہ میرے لئے حلال ہے کیونکہ میں ایسے درجے تک پینچے گیا ہوں کہ احوال کے اختلاف کا مجھ پر پچھاٹر نہیں ہوتا۔آپ نے فرمایا، ہاں پہنچا تو ضرور ہے گرجہنم تک ' (رسالہ قسسریہ ۳۳ مطبوعہ مصر) جہمیسواں قول﴾ حضرت سیدنا ابوعبداللہ محمد بن خفیف صبی رض اللہ تعالیٰ عنه فرماتے ہیں، 'تصوف اس کا نام ہے کہ ول صاف کیا جائے اور شریعت میں نمی ملی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کی ہیروی ہو۔' (طبقات کیویٰ از امام شعرائی، ص۱۸)

ستانیسواں قول﴾ امام ابو بمرحمد بن ابراہیم بخاری نے اپنی کتاب اَ لستَّعَدُّ ف لِیمَدُ هیبِ السَّصَوُّ ف اس کی شان میں اولیاء کرام نے فرمایا اگر ریکتاب نہ ہوتی تو تصوف نہ پہنچانا جا تا۔اس کتاب میں حضرت جنید بغدادی علیہ ارحۃ سے

تصة ف کی تعریف نقل فرمانی که تصوف اِن اِن اوصاف کا نام ہے۔ان کوختم اس پر فرمایا که شریعت میں رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

کی انتباع کرنا۔ ( نعرف باب اوّل ) <mark>ا ٹھا ٹیسواں قول ﴾</mark> حضرت ابوالقاسم نصر آبادی رضی اللہ تعالی عنہ جوسیّدنا ابوبکرشیلی اورسیدنا بوعلی رود باری کےجلیل القدر

اصحاب میں سے ہیں فرماتے ہیں، 'تصوف کی بنیادیہ ہے کہ کتاب وسقت کولازم پکڑے رہے۔' (طبقات محبویٰ، ۱۲۲)

ہیں علم ہی سے اللہ عز دجل کی معرفت واطاعت حاصل ہوتی ہے علم کووہی ناپیند کرے گا جو کم بخت ہے۔' ( طبقات تحدیٰ ، ص۱۱۸ ) ہیں، 'علمائے ظاہرے دِل کی صفائی قلب کے جہان اور گندگی کی زُنیا کے درمیان واسطہ ہیں۔مراد سے کہ اولیاء وعوام کے درمیان واسطه ہیں اور عام مخلوق پر رحمت ہیں کیونکہ غیب کی باتوں اور حقیقت کےعلوم تک عوام کی رسائی نہیں اور یہی علاءوہ فیوض و برکت عوام تک پہنچاتے ہیں۔ (طبقات کبری، ص ۱۸۹) میقول صراحة اس بات کی دلیل ہے کہ علماءا نبیاء عیبم السلام کے وارث ہوتے ہیں کیونکہ انبیاء عیبم السلام اس لئے جیسے جاتے ہیں کہ خالق اور مخلوق کے درمیان واسطہ ہوں اس مخلوق کے لئے جو ہارگا وغیب وحقیقت تک نہیں پینچ سکتے۔ ا کتیسواں **قول﴾** سلسلہ مہرور دیہ کے پیشوا حضرت شہاب الدین سہر در دی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، 'فتنہ کے مارے ہوئے کچھالوگوں نےصوفیوں کا لباس پہن لیا ہے تا کہصوفی کہلا ئیں حالاتکہان کوصوفیوں سے پچھتعلق نہیں بلکہوہ دھو کےاور غلطی میں ہیں وہ بیہ کہتے ہیں کدان کے دل خالص خدا کی طرف ہو گئے اور یہی مرا دکو پہنچنا ہےاورشر بعت کے طریقوں کی پابندی کرناعوام کا کام ہےان کا بیقول خالص بے دینی اور زندیقی ہے اور اللہ کی بارگاہ ہے دُور کیا جانا ہے کیونکہ جس حقیقت کوشریعت رَ دکر دے وہ حقیقت نہیں ہے دینی ہے ، پھرانہوں نے حصرت جنیدرض اللہ تعالی عنہ کا قول نقل کیا کہ چوری اور نے ناکرنے والے ایسے لوگوں سے بهتر بيل. وعوارف المعارف، ص ۴، ج ا مطبوعه مصر ) بتیسواں قول﴾ محضرت شیخشهاب الدین سهرور دی رضی الله تعالی عنه نے اپنی کتاب اعسلام الهدی و عسقید مدة ا رہاب التقبی میں فرمایا، 'جس محض کیلئے اور جس کے ہاتھ پر کرامات ظاہر ہوں وہ احکام شریعت کا پورا پابندنہ ہوتو ایسا شخص ہے دین ہےا درجوخلاف عادت چیزیں اس کے ہاتھ پرظاہر ہوں وہ کرامات نہیں بلکہ دھو کہ اوراستدراج ہے۔' ( نفسحات الانس از مولانا جامی علیالرته، ص ۱۹) تینتسواں قول﴾ جمۃ الاسلام امام محمرغز الی رشی اللہ تعالیء نفر ماتے ہیں ، 'ایک گروہ معرفت اور بار گاہ الہی تک چنچنے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ وہ صرف معرفت کا نام ہی جانتے ہیں اوران کا گمان بیہے کہان کافعل سب اگلے پچھپلوں کے علم سے اعلیٰ ہے للبذا وہ سب فقہیو ں ،محدثوں ،مُفتر وں کوحقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تمام مسلمانوں اورعلماء کوحقیر جانتے ہیں اوراپنے بارے میں اللّٰدَيْكَ وَجَنِيْ كَا رَعُويٌ كُرتِ ہِيں۔ حالانكہ وہ لوگ اللّٰدے نز ديك فاسقوں اور منا فقوں ميں سے ہيں۔ ( احیاء العلوم، ص ۲۲۰، ج۳ )

ا نتیسواں قول﴾ 💎 حضرت جنید بغدا دی علیه الرحمة کے مرید وخلیفه حضرت جعفر بن محمد خواص علیه الرحمة فر ماتے ہیں ،'اللّٰدعرِّ وجل

کی معرفت اوراس کے احکام کے علم سے بہتر ، میں کوئی چیز نہیں جانتاعلم کے بغیراعمال پاک نہیں ہوتے علم کے بغیر سب عمل برباو

پینتیس**واں قول﴾** حضرت سیدی محی الدین ابن عربی رضی الله تعالی عنیفتوحات میں فرماتے ہیں، 'جان لوکہ شریعت کا تر از و جواللہ عرق وجل نے زمین میں مقرر فرمایا ہے وہ وہی ہے جوعلمائے شریعت کے ہاتھ میں ہے۔ توجب کوئی ولی شریعت کے اس پیانے ے باہر نکلے حالانکہ اس کی عقل سلامت ہوتوا یہ فخص کارد کرنا واجب ہے۔ (البوا فیت والعواهو، ص٣٣) <mark>چھتیسواں قول﴾</mark> نیزحضرت بحرالحقائق مدوح رضی الله تعالیٰءنے قرماتے ہیں، 'جان لو کہ اولیاء و پیرحضرات کے پیانے تبھی شریعت سے خطانہیں کرتے اور وہ شریعت کی مخالفت سے محفوظ ہیں۔' (السوافیت ص۲۵) سینتیسواں قول﴾ نیزینخ اکبررض الله تعالی عند قرماتے ہیں، 'یفتین جان که شریعت کا چشمہ ہی حقیقت کا چشمہ ہے کیونکہ شریعت کے دودائرے ہیں۔ایک او پرایک بنچے۔او پر کا دائر ہ کشف والوں کیلئے ہےاور بنچے کا دائر ہ فکر والوں کا۔اہل فکر جب اہل کشف کے اقوال تلاش کرتے ہیں اورانہیں اپنی فکر کے دائزے میں نہیں پاتے تو کہددیتے ہیں کہ بیقول شریعت سے باہر ہے۔ اس پراہل فکراہل کشف پراعتراض کرتے ہیں مگراہل کشف اہل فکر پراعتراض نہیں کرتے اور جو کشف وفکر دونوں رکھتا ہے۔ وہ اپنے وفت کا حکیم ہے۔لہٰذا جس طرح علوم فکر شریعت کا حصہ ہیں اس طرح اہل کشف کےعلوم بھی شریعت کا حصہ ہیں۔ تو دونول ایک دوسرے کو لازم ہیں اور آج کل کیونکہ دونوں پہلوؤں کا جامع هخص موجودنہیں۔للبزامحض ظاہر دیکھنے والوں نے شریعت و هیقت کوجد اسمجھ رکھا ہے۔' (المبوا فیت و المجواهر، ص٣٥) سبحان الله اس عبارت سے پینة چلا کہ اہل ظاہر یعنی علاء اگر علوم حقیقت کو نتہ جھیں تو وہ معذور ہیں کہ دہ شریعت کے نیچے والے دائرے میں ہیں اس سے بیجی معلوم ہوا کہ جوشخص ولایت کا دعویٰ کرے اور ظاہری علم کا اِ ٹکار کرے وہ جھوٹا اور فریبی ہے کیونکہ اگروہ حقیقتا اوپر والے دائرے تک پہنچا ہوتا تو بیچے والے دائرے کا اٹکار نہ کرتا اور اس سے جامل نہ ہوتا۔اس کی مثال بول سمجھیں

كه ظاهرعكم والے جزیں اور باطنی علم والے شاخیں۔اگر شاخیس كاٹ دی جائیں تواصل درخت باقی رہتا ہے کیکن اگر كوئی بلند شاخ

پر پہنچ کر جڑ کاٹ دے تو اس کی ہڈی پہلی کی خیر نہیں نیز اس عبارت ہے معلوم ہوا کہ اہل ظاہرا گر شریعت وحقیقت کوجدا سمجھے

توان کی غلطی ہے گمراس وجہ ہے وہ اپنے علم میں جھوٹے نہ ہوں گے لیکن اگر تصوّ ف کا دعویٰ کرنے والاعلم ظاہر کا انکار کرے اور

<mark>چونتیسواں قول﴾ حضرت جیخ</mark> اکبرمی الدین ابن عربی رضی الله تعالیٰ عنه فرماتے ہیں ، 'علم ظاہر میں جوشر بعث کا تر از و ہے

اے ہاتھ سے نہ پھینکنا بلکہ جوشر بعت کا تھم ہے فورا اس پڑھل کر ،اورا گرعام علماء کے خلاف تیری سمجھ میں ایسی بات آئے جوشر بعت

کے ظاہر تھم پڑمل کرنے سے تختے رو کے تو اس پراعتاد نہ کر کیونکہ وہ معرفت نہیں بلکہ اس کی شکل میں ایک دھوکہ ہے جس کی تختے

خرتین أ (البواقیت و الجواهر، ص۲۲)

شريعت وطريقت كوجدا متحجي تووه قطعاً حجوناا ورمكار ہے۔

نہیں ہوسکتا جواس کے نبی کی کتاب اور وحی عطا فر مار ہی ہے۔اس مقام میں حضرت جنید نے فر مایا ہمارے بیلم کتاب وسنت کی قید میں ہیں۔ایک اور عارف نے فر مایا جس کشف کی گواہی قر آن وحدیث نہ دیں وہ پچھ بھی نہیں تو ہرگز کسی ولی کے لئے قر آن مجید کے بغیر کھے کشف نہیں ہوسکتا۔اللہ عو وجل فرما تا ہے ہم نے اس کتاب میں پھے اٹھانہ رکھا اور مویٰ علیہ السلام کی تختیوں کے متعلق فرما تاہے ہم نے اس کے لئے تختیوں میں ہر چیز ہے کچھلکھ دیا۔ توسو ہاتوں کی ایک بات یہ ہے کہ ولی کاعلم کتاب وسقت ے باہر نہ جائے بگا اور اگر یکھ باہر ہوجائے تو وہ علم نہ ہوگا اور نہ ہی کشف ہوگا بلکہ اگرتم شخفیل کروتو ثابت ہوجائے گا کہ وه جمالت هي (فتوحات مكيه، ٣/٢٢) ا نتالیسواں قول﴾ حضرت شیخ اکبررشی الله تعالی عنه فرماتے ہیں، 'الله تیری مدد کرے یقین جان، کرامت الله تعالیٰ کے

ا تھتیسواں قول﴾ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالی عند فرماتے ہیں ،علوم الہید میں ولی کا کشف اس علم ہے آ گے

## نام مبارک (بَسوٌ) کے طفیل ہے آتی ہے۔لہذاا ہے صرف نیک لوگ ہی حاصل کرتے ہیں اوراس کرامت کی دونتمیں ہیں:۔ (1) جسيسيّه ليني حواس سے معلوم ہونے والی (۲) مسعن و يّه محض دِل سے معلوم ہونے والی۔ان بيس سے عوام

صرف پہلی قتم کی کرامت کوجانتے ہیں کیونکہ وہ اسے اپنے حواس آنکھ کان وغیرہ سے جانتے ہیں اس کی مثال ہیہ ہے کہ جیسے کسی کے

# دِل کی بات بتادینا،گزشته،موجوده،آئنده کی غیب کی با تیس بتادینا، یانی پر چلنا، ہوا پراُڑ نا، بہت لمبافاصله چندقدم میں طے کرلینا،

آنکھوں سے چپپ جانا کہ آنکھوں کے سامنے موجود ہول مگرنظر نہ آئیں اور دوسری قتم کی وہ کرامات ہیں جنہیں کرامات معنوبیہ

کہتے ہیں اےصرف خاص لوگ ہی پہچانتے ہیں عوام نہیں اور وہ بہ ہیں کہا پےنفس پرشریعت کے آ داب کی پابندی لگائے رکھے

عمرہ خصلتیں حاصل کرے اور اسے بُری عادتوں سے بیچنے کی توفیق دی جائے تمام واجبات کوٹھیک وقت پرا دا کرنے کی یا بندی کرتارہےان کرامتوں میں دھوکےاور فریب کا دخل نہیں ہوتاا وروہ کرامتیں جن کوعوام پہچانتی ہیں ان میں دھوکہاور فریب کا دخل

ہوسکتا ہے۔ پھر پیجی ضروری ہے کہ وہ ظاہر کرامتیں جنہیں عوام دیکھتی ہیں جس آ دمی سے ظاہر ہوں اسے شریعت پراستفامت کے

نتیج میں حاصل ہوں یا وہ کرامات خوداستنقامت پیدا کردیں درنہ وہ کرامات نہ ہوں گی اور کرامات معنوبی<sup>میں</sup> مکروفریب کا دخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ علم ان کے ساتھ ہے اورعلم کی قوت اور اس کا شرف خود ہی کجھے بتائے گا کہ ان میں دھوکے کا دخل نہیں اس لئے کہ

شریعت کی حدیں کسی کیلئے دھوکے کا پھندا قائم نہیں کرتیں۔انہیں وجوہات کی بنا پرشریعت سعادت حاصل کرنے کا صاف اور ر دشن راستہ ہے۔علم ہی مقصود ہے اور اس سے نفع پہنچتا ہے۔اگر چہ اس پڑمل نہ بھی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مطلقاً ارشاد فر مایا کہ عالم وبعلم برابرنبيس توعلماء بي وهو كاورفريب سامان مين بين ' ( فعد حات مكيه ، ص٨٥٠، ج٢)

ر منی الله تعالی عند میدچوین محملیل القدر برزرگ ارشاد فرماتے ہیں، 'شریعت درخت اور حقیت کھل ہے۔' (طبقات کہری، ص۱۹۸) درخت اور پھل کی نسبت بھی یہی بتارہی ہے کہ درخت قائم ہے تو جڑ موجود ہے گمر جو جڑ ہی کاٹ بیٹیا وہ نرامحروم مردود ہے پھراس مثال کی بھی وہی حالت ہے جو ہم دریا وسرچشمہ کے بارے میں بیان کرآئے ہیں کہ درخت کٹ جائے تو آئندہ پھل کی اُمّید نہ رہی مگر جو کچل آ چکے ہیں وہ ہاتی ہیں لیکن یہاں شریعت وطریقت میں جیسے ہی درخت کٹے گا آئے ہوئے کچل بھی فناہوجاتے ہیںاور فناہوتے ہی بسنہیں بلکہ انسان کا دعمن ابلیس تعین غلیظ اور گوبر کے پھل جادو سے بنا کراس کے مُنہ میں دیتا ہے اور بہ جہالت ہے انہیں حقیقت کا کچل سمجھ کرخوشی خوشی نگاتا ہے جب آئکھ کھلے گی تواس وفت پینہ چل جائے گا کہ منہ میں کیا بھرا تھا اس بات سے اللہ کی پناہ ہے۔ شریعت وطریقت کیلئے زیادہ موزوں مثال پان اوراس کی بیل کی ہے کہ پان خوشبو والا، اچھے رنگ والا، اچھے ذائقے والا، فرحت پخش، دِل و د ماغ کوتقویت و پنے والا،خون صاف کرنے والا، مند کی بواچھی کرنے والا، چیرے پرسرخی لانے والا اور زِینت کا باعث ہوتا ہے اور پھراس کا عجیب خاصہ بیہ جیسے ہی پان کی بیل سو کھے پان جہاں جہاں ہوں فوراْ سو کھ جاتے ہیں اور شریعت بھی ایسے ہی ہے کہ اس کا کچل مطریقت بہت فائدہ والا ہے مگر جیسے ہی اس کی اصل بعنی شریعت آ دی ہے جدا ہو طریقت کے پھل بھی فورا بے فائدہ ہوجاتے ہیں۔ **ا کتالیسواں قول﴾ امام عبدالوہاب شعرانی رض الله تعالی عنہ کے پیرومرشد حضرت علی خواص رضی الله تعالی عنه فرماتے ہیں ،** <sup>وعلم</sup> کشف ہیہے کہاشیاءجس طرح واقع اور حقیقت میں ہیں اسی طرح ان کے متعلق خبر دے اور جب تُو اس کشف کی تحقیق کرے گاتو ہرگز اے شریعت کے خلاف ندیائے گا بلکدوہ عین شریعت ہی ہے۔ (میزان الشریعة الکبری، ص ۴ م) **بیالیسواں قول﴾ نیز ذکور بزرگ دخی الشانی عنہ ارشاد فرماتے ہیں، 'علمائے ظاہر ہوں یا علمائے باطن سب** کے چراغ شریعت ہی کے نور سے روشن ہیں لہذآ ئمہ مجتہدین اور ان کے مُقلِّدین کا کوئی قول ایسانہیں کہ حقیقت والوں کے اقوال ان کی تائید نہ کرتے ہوں جارے نز دیک اس میں کوئی شک نہیں نیز انہوں نے فرمایا، ' تمام علائے اُمت کے دِلوں کورسول الله صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کے قلب اقدس سے مدولیا پنچتی ہے تو ہر عالم کا چراغ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم ہی کے نورِ باطن کے متمع وال مروش مي ( ميزان الشريعة الكبرى، ص ٣٩)

**چالیسواں قول﴾** تمام قطبوں میں جوسب ہےاعلیٰ اورممتاز قطب ہیں وہ چار ہیں،اوّل حضورغوثِ پاک رضیاللہ تعالیٰ عنہ

دوسرے حضرت سٹید احمد رفاعی رضی اللہ تعالی عنہ تیسرے سید احمد کبیر بدوی رضی اللہ تعالی عنداور چو تھے سیدی حضرت ابراجیم دسوقی

تینتالیسواں قول﴾ نیزآپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی فرماتے ہیں، مصیح اور سچاعلم کشف بھی شریعت مطہرہ کے خلاف نہیں آتا۔' (کتاب البحواهر والدرر الامام الشعرانی، ص۲۵۵ مطبوعه مصر)

چوالیسواں قول ﴾ نیزآپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہی ارشاد فرماتے ہیں، 'ہر حقیقت شریعت ہے اور ہر شریعت حقیقت ہے لیعنی ان میں سے کوئی ایک دوسرے کے خلاف مجھی نہیں ہوسکتی۔' (میزان الشریعة، ص۵۰ مطبوعه مصر)

ہن میں سے دوں بیں روسر سے سیان میں میں ہوئی۔ (میوان السر بعد الله میں مصبوط المصر) بینتالیسواں قول﴾ جلیل القدرا مام حضرت عبدالوہاب شعرانی رمنی اللہ تعالیٰ عندفر ماتے ہیں، 'حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ میں میں میں میں میں میں کی سے میں اللہ میں سے تقال

تعالی علیہ اور دیگر بزرگوں نے تصریح کی ہے کہ اللہ نعالی نے شیطان کوفکد رت دی ہے کہ کشف والا آ دی آسان وعرش وکری ولوح وقلم جہاں سے علوم حاصل کرتا ہے وہاں کی تصویریں بنا کر شیطان آ دی کے سامنے کردے اور حقیقت میں وہ عرش وکری ولوح وقلم

نہ ہوں بلکہ شیطان کا دھوکہ ہواور شیطان اس دھو کے سے اپنا شیطانی علم اس کے دِل میں ڈال دےاور بیے کشف والا اللہ کی طرف سے سمجھےاور اس پڑمل کر کے خود بھی گمراہ ہو،اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے۔اسی لئے اولیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کشف والے

ے ہے۔ روں بی چی رہے روں مرہ برور در روں میں مرہ برے ہیں۔ ان سروی و ماری اندہ بات میں ہیں۔ پر واجب قرار دیا ہے کہ جوعلم اسے کشف کے ذریعے سے حاصل ہواس پڑمل کرنے سے پہلے اسے کتاب وسنت پر پیش کرے

۔ اگران کے موافق ہوتوعمل کرے درنداس پڑمل کرنا حرام ہے۔' (میزان الشریعة، ص۱۳ مطبوعه مصر) اے نابیناؤ! تم نے شریعت کی طرف مختاجی دیکھی شریعت کا دامن نہ تھا ما تو شیطان کیچے دھاگے کی لگام دیکرتمہیں گھمائے پھرے گا

ہے ہیں دب ہے طریعت کریت کی طریعت کرنے والے کو چکی کا گلاھا قرار دیا ہے۔ اس لئے حدیث میں بغیر فقہ پڑھے عبادت کرنے والے کو چکی کا گلاھا قرار دیا ہے۔

جهیالیسواں قول﴾ نیزامام شعرانی فرماتے ہیں، 'ولایت کی انتہا بھی مُؤت کی ابتداء تک نہیں ﷺ کے سکتی اورا گرکوئی

ولی اس چشمہ تک بڑھے جس سے انبیاء کرام میہم اللام فیض لیتے ہیں تو ولی جل جائے ،اولیاء کرام کی انتہا یہی ہے کہ شریعت محمد سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ دہلم کے مطابق عبادات بجا لاتے رہیں خواہ کشف حاصل ہو بانہیں اور جب بھی کوئی شریعت سے لکلے گا ہلاک

ہوجائے گا اوران کی مدد کٹ جائے گی اورانہیں بھی ممکن نہیں کہ اللہ عز وجل سے بذات خود بغیر شریعت کے واسطے کے کیس۔ ہم او پر بیان کرآئے کہ تمام انبیاءواولیاءحضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مدد لیتے ہیں۔' (الیوافیت والمجواهو، ص ۲۲۰ مطبوعه مصر)

سینتالیسواں قول﴾ نیزامام شعرانی علیار حمة فرماتے ہیں، تصوف کیا ہے بس احکام شریعت پر بندہ کے مل کا خلاصہ ہے۔'

اڑھتالیسواں قول﴾ پھرفر مایا، 'علم تھوّف شریعت کے چشمے سے نگلی ہوئی جھیل ہے۔' اننچاسواں قول﴾ پھرفر مایا، 'جونظرغور کرے وہ جان لے گی کہاولیاء کے علوم میں سے کوئی چیز شریعت سے ہا ہرنہیں اور

ان کےعلوم شریعت سے باہر کیسے ہوسکتے ہیں حالانکہ ہر ہرلمحہ شریعت ہی ان کیلئے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔'

ا کیاونواں قول﴾ امام عبدالوہاب شعرانی ملیہ ارحمہ نے فرمایا، 'سچاکشف ہمیشہ شریعت کے مطابق ہی آتا ہے جیسا کہ اس فن کے علماء میں سے بات طے ہو چکی ہے۔ (میزان الشریعة، ص١٦ مطبوعه مصر) **باوا نوں قول﴾** حضرت عبدالغنی نابلسی علیہ ارحمۃ فرماتے ہیں ، 'جمارے زمانے ہیں بعض لوگ صوفی ہونے کا دعویٰ کرنے والے پیر کہتے ہیں کداے علم ظاہر والو! تم اپنے احکام کتاب وسنت سے لیتے ہواور ہم خودصاحب قر آن سے لیتے ہیں ہیقول بالا جماع کئی وجوہ سے کفر ہےان میں سے ایک وجہتو یہی ہے کہ عاقل وبالغ ہونے کے باوجودا پنے آپ کوشریعت کی یا بندی ہے آزاد قرار دیا۔' یہیں فرمایا، 'اگرعلم ظاہر چھوڑنے سے قائل کی مرادنہ سیکھنا اوراس کا اہتمام نہ کرنا ہے بیرخیال کرتے ہوئے کہ علم ظاہری حاجت نہیں تو ایسے آدمی نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو احمق بتایا اور انبیاء کرام عیبم اللام کو معاذ اللہ بیوتوف مشہرایا اور اس نے رسولوں کے بھیجے اور کتابوں کے اتار نے کوفضول اور باطل تھہرایا تو سچھے شک نہیں کہا بیاسمجھنے والا کا فراورسب سے سخت تر كاقرى - (حديقه نديه، ص١١١١١ مطبوعه مصر) توپنواں قول﴾ نیز امام عبدالغنی نابلسی علیہ الرحمۃ نے شریعت مطہرہ کی تعظیم کے بارے میں حضرت جنید بغدا دی، سری تقطی بایزید بسطامی اور دیگر بزرگانِ دین کے اقوال مبارکہ ذکر کر کے فرمایا،'اے عاقل! اے فتی کے طالب! و مکیے پیطریقت کے عظیم المرتبت بزرگوں اور حقیقت کے عظیم ستونوں نے شریعت مطہرہ کی کیسی تعظیم فرمائی ہے اور وہ کیوں نہ کریں کہ وہ اس تعظیم شریعت اور سیدھی راہ شریعت کی پیروی کے سبب اللہ تعالیٰ تک پہنچے اوران بزرگوں سے یاان کےعلاوہ کسی اور ولی سے ایک بھی ایسا قول منقول نہیں کہ اس نے شریعت مطہرہ کے کسی تھم کی تحقیر کی ہویااسے قبول کرنے سے باز رہا ہوبلکہ تمام اولیاء شریعت کے سامنے اپنی گردنیں جھکائے ہوئے رکھتے ہیں اوراپنے باطنی علوم کی بنیا دحضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ زسلم کے طریقے پر رکھتے ہیں۔تو بچھے حدے گزرے ہوئے ان جاہلوں کی باتیں دھوکے میں نہ ڈالیں جواپٹی طرف سےصوفی بنتے ہیں کیکن وہ خود گڑے ہوئے اور دوسرول کو بگاڑنے والے ہیں خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں وہ شریعت کے راستے سے ٹیڑھے ہو کرجہنم کے راستے پر چلتے ہیں جو محض علائے شریعت کی راہ سے باہر ہے وہ طریقت کے بزرگوں کےمسلک سے خارج ہے کیونکہ ایسےلوگ شریعت کے آ داب سے منہ پھیرنے کواختیار کئے ہوئے ہیں اوراس کےمضبوط قلعوں میں پناہ لینے کوچھوڑے بیٹھے ہیں

**پچاسواں قول﴾** پھرفرمایا، 'تمام اولیاء کا اس بات پر اجماع وا تفاق ہے کہ طریقت میں صدر بننے کے لائق نہیں

تکمروہ جوشریعت میں زبردست مہارت رکھتا ہواورشریعت کےطریقوں اوراصطلاحات مثلاً خاص عام، ناسخ ومنسوخ کو جانتا ہو۔

عر بی زبان پر کامل عبور حاصل ہو۔ یہاں تک کہ عربی زبان کے مجاز واستعارہ وغیرہ جاننا ہوتو ہرصوف فقیہ ہوتا ہے کیکن ہر فقیہ

صوفی تهیل - ( ندکوره چارول اقوال از طبقات کبری، ص م مطبوعه مصر )

کا فر ہیں۔ایسےلوگ ہمیشہاہنے وہمول کے بتول کے سامنے ادب سے بیٹھے ہوئے ہیں۔شیطان جو وسوسےان کے ذہن میں ڈ التا ہے بیانہیں دسوسوں اورفتنوں میں پڑے ہوئے ہیں اور بیکمل بربادی ہےان کیلئے جوان کا پیروکار ہو یا ایسوں کے کا موں کو احجهاجانے اور بدیر بادی اس لئے ہے کہ وہ راہ خدا کے ڈاکو ہیں۔ (حدیقه ندید، ص ۱۳۱، ۱۳۱ مطبوعه مصر) <mark>چۆنواں قول﴾</mark> سلسلہ چشتیہ اشرفیہ کے سردار ، قطب ربانی حضرت مخدوم اشرف جہا تگیر چشتی سمنانی رض اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، 'خلاف عادت فعل اگر ولایت سے متصف کسی شخص سے ظاہر ہوتو اسے کرامت کہتے ہیں اور اگر کسی شریعت کے مخالف عظامر بوتواستدراج كمت بين و لطائف اشرفيه، ص١٢١) پچپن<mark>واں قول﴾ حضرت مجم الدین کبری</mark> رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بالواسطہ خلیفہ حضرت رکن الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شیخ ومر در سے روایت کرتے ہیں، 'جب تک دِل شریعت کو کمل طور پر نہ تھام لے تب تک ولایت میں قدر رکھنا ناممکن ہے بكدا كرشريعت كاإ تكاركر \_ توكافر بوجائكا . ( نفسات الانس ، ص٢٨٧ ) " پہلے مصلّٰی ایک طرف رکھواور جا کرعلم سیکھو کیونکہ بغیرعلم کے زُہد وتقویٰ میں پڑنے والا شیطان کامسخرہ ہے۔ ' (نسف حمات الانس، ص ۴۱۰) بیقول ایک نفیس ولطیف حکایت کاهته ہے۔ ہم اس حکایت کا خلاصہ پیش کرتے ہیں تا کہ اس کلام کا مطلب معلوم ہواور سلسلہ چشتیہ بیشتیہ کے سردارخواجہ مودود پیشی علیہ الرحمۃ ہے وہم وُ ور ہوا در آج کل کے بہت سے وہ حضرات جو ولایت کی مسند کواپنے ہاپ کی ورا ثت جھتے ہیں ان کے لئے ہدایت وعبرت کا سبب ہو۔حضرت خواجہ مودود چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلسلہ چشتیہ کے جلیل القدر بزرگوں اور سرداروں کی اولا دہیں سے تھے۔ ان بزرگوں کے بعد آپ رضی اللہ تعالی عنداینے آباؤ اجداد کے منصب پر بیٹھے۔ ہزاروں لوگ مرید ہوئے مگرصا حبزاوہ صاحب ابھی نہ تو عالم ہوئے تتے اور نہ ہی راہ طریقت میں کسی کامل مرہد کی تعلیم سے چلے تقے۔اللّٰد تعالیٰ کی عنایت ان کے شامل حال ہوئی کدان کی تعلیم وتر بیت کیلئے حضرت شیخ الاسلام سیدی احمہ نامقی جامی رضی الله تعالیٰ مندکو ہرات بھیجاجب بدیزرگ ہرات پہنچے تو لوگ ان کی عظیم الشان کرامات دیکھے کران کے مرید ومعتقد ہو گئے اوران کاشہرہ ہر طرف تھیل گیا۔خواجہمود ددچشتی رضی اللہ تعالی عنہ کو میہ بات نا گوارمحسو*س جو*ئی اور إراد ہ کیا کہ حضرت احمد جامی علیہارحمۃ کوملک سے نکال دیں چنانچہ مربیدوں کا لفکر کیکر حرکت میں آئے حضرت شیخ الاسلام احمد جامی علیہ ارحمۃ کے ساتھیوں کو اس بات کی اطلاع ملی کیکن

توایسے لوگ شریعت کا انکار کرنے کی وجہ سے کافر ہیں اگر چہ ان لوگوں کا دعویٰ میہ ہے کہ بیدلوگ انوار سے روشن ہیں۔

طریقت کے جملہ جلیل القدر بزرگ تو شریعت کے آ داب پر قائم ہیں اورا حکام الہی کی تعظیم کے معتقد ہیں اوراس لئے اللہ تعالیٰ نے

انہیں کمالات کانتخذ دیا اور طریقت سے بےخبرا پنی خرافات پر دھو کے کےلباس پہنے ہوئے اور ظاہر میں مسلمان کیکن حقیقت میں

نکال دیں گے۔قاصدوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہاں خواجہ مودود نے یہی پیغام دے کر بھیجا تھا۔حصرت احمر جامی ملیہ الرحمة نے اس پرفر مایا،اگر ولایت سے مراد مید بیهات ہیں۔تو بین اور ول کی مِلک ہیں اور نہخواجہ مودود کی اورا گر ولایت سے مراد میلوگ کیا جس نے جلدی آئلے کھولی اس کا جوتا پانی سے تر ہوگیا اور جس نے دریہے آئلے کھولی اس کا جوتا بھی خٹک رہااورسب نے اپنے آپ کو دریا کے بار پایا۔خواجہ مودود کے قاصدوں نے جب بیہ معاملہ دیکھا فوراً جا کرصا جبزادہ صاحب کومطلع کیاکسی کویقین نہآیا صاحبزادہ دو ہزامسلح مریدوں کے ساتھ سامنے آ گئے لیکن جیسے ہی شیخ الاسلام کی نظر سے نظر کرائی فوراً ہے افتیار ہوکر پیدل آئے اور حضرت شیخ الاسلام کے پاوک چوہے حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ مارااور فر مایاولایت کا کام دیکھاتم نہیں جانتے کہاللہ والوں کی ولایت فوج اور اسلیے سے نہیں ہوتی جاؤسوار ہوجاؤ ابھی تم بچے ہوتہ ہیں نہیں معلوم کہتم کیا کرتے ہو پھر جب بستی میں آئے تو حضرت احمد جامی علیہ الرحمۃ ایک محلے میں تھہرے اور صاحبز ادہ خواہ مودود وُ وسرے محلے میں دوسرے دِن صاحبز ادے کے مریدوں نے کہا ہم تواحمہ جامی کوملک ہے نکا لئے آئے تھے اور آج ان کے ساتھ ایک ہی ہستی میں تھہرے ہوئے ہیں کوئی طریقہ کار

ہیں تو بہلوگ بنجر کے باشاہ کی رعایا ہیں اس اعتبار سے تو بادشاہ شیخ الشیوخ بنتا ہے اورا گر ولایت سے مراد وہ ہے جو میں جانتا ہوں اور جے اولیاء جانتے ہیں تو کل ہم انہیں دکھادیں گے کہ ولایت کا کام کیا اور کیسا ہوتا ہے۔ قاصدوں کو یہ جواب دے کر بھیج دیا۔ پھر ہارش شروع ہوگئی اورا بیک دن رات مسلسل برستی رہی دوسرے دن صبح کے وفتت حضرت احمد جامی علیہ الرحمۃ نے فر ما یا ،گھوڑے تیار کروتا کہ خواجہ مودود کی طرف چلیں ساتھیوں نے عرض کی حضور ندی میں یانی بہت آ گیا ہے۔اب جب تک چندروز تک بارش موقوف ندر ہے کوئی ملاح بھی کشتی نہیں لے جاسکتا آپ نے فر مایا کچھ مشکل نہیں آج ہم ملاحی کریں گے۔ جب سوار ہو کرجنگل میں

انہوں نے براہ ادب حضرت کونہ بتایا مگر حضرت خود ہی خوب جانتے تھے۔ایک دن صبح کا کھانا حاضر کیا گیا۔آپ نے ارشا دفر مایا،

تضهروا بھی بچھ قاصد آنے والے ہیں تھوڑی دیر بعدخواجہ مودود کے قاصد حاضر ہو گئے ۔حضرت والانے انہیں کھانا کھلایا پھرفر مایا

تم کہو گے یا میں بتا دوں کہتم کس لئے آئے ہو۔انہوں نے عرض کی آپ ہی فرمادیں۔فرمایا بہم میں خواجہ مودود نے بھیجا ہے کہ

جا كر مجھے يد كهد دوكمتم جارى ولايت ميں كيول آئے ہوسيدهى طرح واپس جانا ہے تو چلے جاؤورنہ جس طرح جابيں گے

پنچے تو دیکھا کہلوگوں کا ایک بہت بڑا گروہ ہتھیار لے کرموجود ہے فر مایا بیلوگ کیوں جمع ہیں عرض کی گئی ان کومعلوم ہوا کہ آپ کے مقابلے کے لئے کوئی جماعت آئی ہے چونکہ ہیآ پ کے مریداور محبت کرنے والے ہیں اس لئے آپ کے ساتھ چلنے کے لئے آئے ہیں۔ فرمایا، انہیں واپس کردو تیرتکوار کا بادشاہ سنجر کا کام ہاولیاء کے ہتھیاراور ہی ہوتے ہیں الغرض چندخذ ام کولے کرندی کے کنارے پہنچے پانی خوب چڑھا ہوا تھا آپ نے فرمایا ہم نے کہا تھا کہ ملاحی ہم کریں گے بیر کہ کرمعرفت الٰہی کے بارے میں کلام کرنا شروع کیالوگ من کرآ ہے ہے باہر ہو گئے آپ نے فرمایا آئکھیں بند کرلواور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کوچلولوگوں نے ایسا ہی

کردیں۔حضرت خواجہ نے فرمایا، یہ ٹھیک نہیں وہ ولی ہیں صاحب کرامات ہیں مگر جب دوپہر کوحضرت شیخ الاسلام کے آ رام کا وفت ہوا خادم نے چاہا کہ بچھونا بچھائے فرمایا تھوڑی در پھے کام ہے۔اچا تک کسی نے دردازہ کھٹکھٹایا خادم نے دروازہ کھولا تو حضرت خواجہ مودود ایک بہت بڑے گروہ کے ساتھ سے کھڑے ہیں۔سلام کے بعد قوالی شروع ہوئی ، ساتھیوں نے نعرے لگانا شروع کئے انہوں نے جا ہا کہ اپنا فاسد إرادہ پورا کریں کہ اچا تک حضرت شیخ الاسلام نے سرمبارک اٹھا کر فر مایا ، اے مہل تو کہاں ہارےا ہے بہل تو کہاں ہے۔ بہل نام کے بدبرزگ شہر سرحسی کے رہنے والے تصاور بمیشد حضرت شیخ الاسلام کے ساتھ رہتے تھے حصرت کے آواز دیتے ہیں فوراً حاضر ہوئے اور ان فسادیوں پر ایک نعرہ مارا سب اپنی جو تیاں پکڑیاں چھوڑ کر بھاگ گئے۔صرف خواجہ مودود چشتی باتی رہ گئے۔نہایت شرمندگی ہے کھڑے ہوئے اور ننگے سر ہوکر معافی مانگی اورعرض کی ، حضوراً پ جانتے ہیں کہ نساد میں میری مرضی نہتھی فر مایاتم کیج کہتے ہوگرتم ساتھ کیوں آئے۔عرض کی میں نے برا کیا مجھے معاف فرمادیں۔فرمایا میں نے معاف کیا اب ان لوگوں کو بلاؤ اور دوخدمتگارمقرر کرواور تین دِن مُشہر وحصرت خواجہ مودود نے ایساہی کیااس کے بعدخواجہمودود نے حاضر ہوکرعرض کی جوآپ کا حکم تھاوہ میں نے پورا کردیااب مزید کیا فرمان ہے فرمایامصلّی ایک طرف رکھواور پہلے جا کرعلم پڑھو کہ بےعلم زاہد شیطان کامسخرہ ہے۔' خواجہ نے عرض کی میں نے قبول کیا اور کیا فرمان ہے؟ فرمایا جب علم حاصل کرنے سے فارغ ہوجاؤ تو اپنا روحانی خاندان نے ندہ کرو۔تمہارے آباؤ اجداد اولیاء صاحب کرامات تھے۔ خواجہ مودود نے کہا، حضرت آپ مجھے اپنا آباؤ اجداد کا سلسلہ زِندہ کرنے کا فرما رہے ہیں تو پہلے تیرکا مجھے مسند پر بٹھادیں۔ فر مایا آ گے آؤ، بیآ گے آئے ،حضرت شیخ الاسلام نے ہاتھ پکڑ کراپنی مسند کے کنارے پر بٹھایا اور فر مایا تنہیں مسند پر بٹھا تا ہوں بشرطيكهتم عالم بنوبية تبين مرتبه فمرمايا حصرت خواجه مودود تنين دن ادرحاضرر ہے فيض و بركات لئے نوازشيں حاصل كيس بجرعلم حاصل کرنے کیلیے بکنے و بخارا تشریف لے گئے ۔ جارسال میں علوم میں کامل ماہر ہو گئے ہرشہر میں حضرت خواجہ مودود کی کرامات ظاہر ہوئیں پھرعلاقہ چشت میں پہنچے اور مریدوں کی تربیت میں مشغول ہوگئے مختلف جگہوں سے لوگ حاضر خدمت ہوئے اور حضرت کی برکتوں سے معرفت کی دولت اور ولایت کا مرتبہ حاصل کیا۔حضرت خواجہ شریف زندنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جونہایت اعلیٰ یائے کے دلی وعارف اوراللہ تعالیٰ کی ہارگاہ تک پہنچے ہوئے بزرگ تضائبی جناب خواجہ کے مریدوتر ہیت یافتہ تتھ۔ (نفحات الانس، ص ٢٠٩-٢١١)

اختیار کرنا جاہئے حضرت خواجہ مودود نے کہا میری درست رائے بیہ ہے کہ مجھے ان کی خدمت میں حاضر ہوکر واپسی کی اجازت

لے لیں۔ پس ان کا کام ہماری طاقت میں نہیں۔ مریدوں نے کہا، درست رائے بیے ہے کہ ایک جاسوں مقرر کرلیں جب ان کے

دو پہر کے آرام کا دفت آئے اور لوگ ان کے پاس سے چلے جائیں اور وہ تنہا ہوں اس دفت ہماری ایک جماعت کے لوگ

آپ کے ساتھ ان کے باس جائیں اور قوالی شروع کریں اور وجد کی صورت بنائیں اسی حالت میں ان پرحملہ کرکے کام تمام

ستا**ونواں قول﴾** حضرت مولانا نورالدین جامی علیار حمیه فرماتے ہیں، 'اگرخلاف عادت ایک لا کھافعال بھی ظاہر ہوں جب تک ان کا ظاہر شریعت کے احکام کے موافق نہ ہواور باطن طریقت کے آ داب کے مطابق نہ ہووہ دُرست ہے استدراج ہوگا ولایت وکرامت نہیں' (نسف سے ان الانس، ص ۱۹) بعیدای طرح لطا نف اشرفی جس ۱۲۹ میں ہے، پھر دونوں کتابوں میں

حضرت نیخ شهاب الدین سپروردی رضی الله تعالی عند کاوه قول ند کور ہے جوقول نمبر ۳۲ میں گزرا۔ **چند نضیس عنوا ئند** 

### **ایک نیفیسس فیائیدہ ﴾** اس نفحات الانس شریف میں حضرت شیخ الاسلام عبداللہ ہر دی رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ احمہ چشتی رضی اللہ تعالی عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فریاتے تھے، 'چشتی حضرات تمام کے تمام ماطن ہے باک اور

حضرت شیخ احمد چشتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کرتے ہوئے فر ماتے تھے، 'چشتی حضرات تمام کے تمام باطن ہے پاک اور معرف دور فراست میں مصفرار میں الدر کراجوال اخلاص اور ترک رہا کہ دی کریا تھہ معصوف میں اور ورشر اور در میں سستی کو مائن

معرفت وفراست میں ہوشیار ہیں ان کے احوال اخلاص اور ترک بریا کاری کے ساتھ موصوف ہیں اور وہ شریعت میں سستی کو جائز میں سپر

نہیں بچھتے۔ (نفسعات الانس، ص۱۸) اور فیحات الانس کے قدیم قلمی نسخہ میں جو تین سوسال پرانا ہے یوں لکھا ہواہے، 'ہمارے چشتی بھائی چشتی بزرگوں کے حال مبارک کامشاہدہ کریں کہ وہ ہرگز شریعت میں سستی کو بھی جائز نہیں سبچھتے چہ جائے کہ وہ احکام

) بھائی چھتی بزرلوں کے حال مبارک کامشاہدہ کریں کہ وہ ہرلز نشریعت میں مسلی لوبھی جائز ہیں جھتے چہ جائے کہ وہ احک دو کہ اکامانعیں اور چشتے رصور زکدشر بعدوں کرا حکام سے آنیادی کار واز سمجھوں ساملان الاولیا دھیں۔ خیاجہ نظام ال

شریعت کوہلکا جانیں اور چشتی ہونے کوشریعت کے احکام ہے آزادی کا پروانہ مجھیں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ نظام الدین محبوب ملاحظ میں میں مصریف میں سال میشر فیروں فقیل میں ترین میں کا میں جدید میں میں میں میں اسٹ میں میں میں میں میں م

الہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ سننے ،فرمایا ، ' قوالی کے جائز ہونے کیلئے چند چیزیں ضروری ہیں۔سنانے والا ، سننے والا ، جو چیز سنائی جار ہی ہے اور آلہ 'سماع۔قوالی سنانے والا مرد ہو بچہ اورعورت نہ ہو۔ سننے والا یادحق سے غافل نہ ہواور جو چیز سنائی

جار ہی ہےوہ فخش اور سخر ہ پن نہ ہواور آلۂ ساع میں ہے جیسے چنگ اور رباب یعنی آلات موسیقی وغیرہ الیمی کوئی چیز درمیان میں نہ

ہو۔ جب پیشرطیں پائی جائیں تو قوالی طلال ہے۔' ( سیر الاولیاء ، ص ۴۹۱، ۴۹۱ ) ۔ میں میں میں ایک جائیں تو قوالی طلال ہے۔' ( سیر الاولیاء ، ص ۴۹۱، ۴۹۲ )

**دوسرا نیفیس فانده ﴾** ایک مرتبه چندمریدول نے عرض کی کدآج کل بعض خانقاه والے درویشول نے باجول کے مجمع میں وجد کیا۔ فرمایا،احچھانہ کیا جو بات شریعت میں ناجائز ہے وہ کسی طرح پسندیدہ نہیں۔ (سیر الاولیاء، ص ۵۲۰)

تیسوا نفیس فائدہ ﴾ کی نے عرض کی جب وہ لوگ وہاں ہے باہرآئے ان ہے کہا گیا کہتم نے بیرکیا کیاوہاں توباج مقدمات کی مقدمات سے کے میں ماہر میں اس میں مقدم کا میں معروب کا خور میں جو میں میں میں میں میں اس میں اس

تتے دہاں کیوں قوالی سی اور وجد کیا وہ بولے ہم ایسے بے خود ہو گئے تھے کہ ہمیں باجوں کی خبر ندر ہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ تعالیٰ عندنے فر مایا، میہ جواب بہانہ بالکل فضول ہےاس طرح توسب گنا ہوں میں یہی جیلے ہوسکتا ہے۔ ( سیسر الاولیساء ،

ر فاللافاف طنط سر ما یا به بید واب جهامه به سن سول مید ان سری و سب سابول میں بین ہے ، و سام ہے۔ ( مسیسر او و س ص ۱ ۳ ۵ ) ویکھومحبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسا شائدار جواب دیا کہ اس طرح تو گنا ہوں کا راستہ کھل جائے گا کوئی شراب ہے

اور کہدے کہ کمالِ استغراق کی وجہ ہے ہمیں خبر نہ ہوئی کہ شراب ہے یا پانی ۔کوئی نے نا کردےاور کیے کہ میں پیۃ نہ چلا کہ بیوی ہے یا کوئی اجنبی عورّت ۔ <mark>چوتھا نفیس فائدہ ﴾</mark> کسی نے عرض کیا کہ فلال مجمع میں اپنے درویش احباب جمع ہوئے حالانکہ وہاں پر باجے وغیرہ حرام چیزیں تھیں۔حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا، میں نے منع کیا تھا کہ باہے اور حرام چیزیں درمیان میں نہ ہوں انہوں نے الچهاندكيات (سيرالاولياء ، ص٥٢٢) **پانےواں نفیس فائدہ ﴾** حضرت کے خلیفہ شیخ محمد بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنیفر ماتے ہیں کہ حضرت خواجہ نظام الدین رضی اللہ تعالی عنہ نے اس بارے میں نہایت شدید اور سخت تا کید سے مما نعت فر مائی یہاں تک کہ فر مایا اگر امام نماز پڑھتا ہواور جماعت میں پچھٹورتیں بھی ہوں امام بھول جائے تو مردسجان اللہ کہہ کرامام کومطلع کرےاورا گرعورت بتانا جا ہے تو وہ اپنے ہاتھ کی پشت چھیلی پر مارے چھیلی پر تھیلی نہ مارے کہ ریکھیل کی ما نندہاوراسی طرح اور بھی اس تشم کی چیزوں ہےممانعت آئی ہے۔ پس قوالی میں زیادہ ضروری ہے کہالیمی چیزوں ہے احتر از کرے۔' شیخ مبارک فرماتے ہیں، 'جب تالی بجانے کے بارے میں اس قدر احتیاط آئی تو باجے سننے میں تو اور زیادہ ممانعت ہوگی۔' بندگانِ خدایعن چشتی بزرگ تو تالی کو ناجائز جانیں اور نفس کے بیروکار،ان پر،ستاراور ڈھولک سننے کی تہمت لگاتے ہیں جیسے آج کل لوگ کہتے ہیں کہ چشتی بزرگ سازوں (موسیقی) كے ساتھ قوالی سنتے تھے۔ **چھٹا نفیس فائدہ ﴾** حضرت محبوب الہی کے ملفوظات بنام فوائد الفواد جنہیں حضرت میرحسن سنجری نے جمع کیا ہاں میں بھی حضرت کا واضح ارشاد ندکورہے کہ مزامیر (آلات موسیق) حرام ہے۔ ساتواں نفیس فائدہ ﴾ حضرت محبوب البی کے خلیفہ مولانا فخر الدین زرادی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے زمانہ ہیں ہی حضرت ترحكم سفقوالى كے بارے میں ایک رسالہ کھا جس كانام كشف القناع عن اصول السماع اس میں فرماتے ہیں، 'ہمارےمشائخ کرام رضیاللہ تعالیٰ عنم کا قوالی سنناساز وں کے بہتان سے پاک ہے۔وہ تو صرف قوالی کی آ واز ہے۔ ان اشعار كے ساتھ جواللہ تعالی كى كمال صنعت كى خبر ديتے ہيں۔ مسلمانو! یه بزرگ سیچے ہیں یا وہ لوگ جواپنی خواہش نفس کی حمایت میں ان بندگانِ خدا چشتی بزرگوں رحمۃ الدعیهم پرسازوں کے ساتھ قوالی سننے کی تہمت لگاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو بھلائی کی توفیق اور ہدایت بخشے۔ ا مين بِجاهِ النّبيّ الا مِين صلى الله تعالى عليه وسلم

ا ٹھاونواں قول ﴾ خاندان چشتیہ کے جلیل القدر و کی حضرت میرسیدعبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی شان میں حضرت شاہ کلیم اللہ شاہ جہاں آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، 'ایک رات میں مدینۂ منؤ رہ میں بستر پرسویا ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں اور سید صبغۃ اللہ رو بحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کی بارگاہ میں حاضر ہیں اور وہاں صحابہ کرام اور اولیاءکرام رحمۃ اللہ عیم کا ایک مجمع لگا ہوا ہے۔ان میں ایک شخص ہے جس کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم نہا بیت محبت کے ساتھ

تعبہم والتفات فرماتے ہیںاور پچھارشا دفرماتے ہیں جب مجلس ختم ہوئی تو میں نے حضرت سید صبغۃ اللہ سے پوچھا کہ یہ بررگ کون ہے جن کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی اس قدر نظرِ رحمت ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میہ میرعبدالواحد بلگرامی ہیں اور ان کے اس مرتبہ کی وجدان کی کتاب سبعے مسئا ہل ہے جونبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ دسلم کی بارگاہ میں مقبول ہوئی ہے۔ یہی حضرت

میر عبدالواحد علیہ الرحمۃ اپنی اس کتاب سبع سنابل میں فرماتے ہیں، 'اے صاحب شخصیق راوِ دین، اسلام کے علاء جو انبیاء کے وارث ہیں ان کے تین گروہ ہیں:۔ (1) محدثین (۲) فقہاء (۳) صوفیاء۔ '(سبع سنسابل، ص») دیکھوکیسی عمدہ تصریح ہے کہ علائے ظاہرو باطن سب انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام کے وارث ہیں۔

وین احمدی صلی الله تعالی علیه وسلم یعنی و بین اسلام بی سلامتی والا اورسیدها راسته ہے خاتم النہیین صلی الله تعالی علیه وسلم اپنے ہزاروں اولیاء و صدفی اور شروع اور در مزالقدار سریر اتبرای را سنزیر حلیان میں نے اس کے کیانشاں اور شکوکر میشر کا جو سے ایک کیان

صوفیاءاورشہداءاورصدّ یقول کےساتھ ای راستے پر چلےاورسب نے اس راستے کوکانٹوںاورشکوک وشبہات سے پاک کیااور اس راستے کی منزلیں اورنشانیاں واضح طور پر بیان کیں ہرقدم پرایک نشان قائم کیااورسرائے میں تو شدراہ رکھااور ڈاکوؤں سے

ا س راسے میں سویں اور صابیاں واس سور پر بیان بیس ہر صدم پر ایک صان کا ہم میں اور سرائے بیس نوستہ راہ رکھا اور و حفاظت کیلئے ایک قومی قائد سالار ہمراہ کیا تو اگر کوئی بدعتی (گمراہ) کسی دوسرے راستے کی طرف دعوت دے تو چاہئے کہ اس کی بات نہ میں اور دین حق کی مدد کے طور پر ایسے شخص کا رّ دکر نا فرائض میں شار کریں بدعتی اور گمراہ لوگ خودکو دھوکے کے ساتھ

اسلام کےلباس میں ظاہر کرتے ہیں اور باطن میں فاسد عقا کد چھپائے ہوئے ہوتے ہیں۔ بیلوگ دین کے دخمن اور شیطان کے

بھائی ہیں اور جب علمائے وین کےعلم اور بزرگانِ دین کےعلم کے نور کی وجہ سے بدعتیوں اور گمراہوں کے اندھیرے حیث جاتے ہیں تو ناچار بیلوگ علمائے شریعت کو اپنا دشمن سجھتے ہیں۔علمائے ربانی جو اسلام کے آسان کےستارے ہیں وہ لوگوں

۔ کوان انسانی شیطانوں سے بچاتے ہیں اور ان علا کے نورانی وجود شریعت کے چوروں کیلئے شہاب ٹا قب کی طرح ہیں جوان پر چاروں جانب سے برستے ہیں اور مار کران کومنتشر کردیتے ہیں۔ (سبع سے ابسا، ص۸۰۹) عمروجالل نے علائے شریعت

کومعا ذالند شیاطین کہا تھاالحمد للد کہان اولیاء کرام کی موتی تجھیر نے والی زبان ہی سے اللہ یو دبل نے ثابت کر دیا کہ بیہ جاہل عمر و اوراس کے ساتھی اوراس جیساعقیدہ رکھنے والی ہی شیاطین اور دین کے دشن میں اور اللہ تعالیٰ کی ہزار ہاہزارحمد کہ بیکلمات بارگا ہ

رسالت میں شرف قبولیت حاصل کر چکے ہیں ۔جیسا کہ ابھی گز را کہ میع سنابل شریف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ ملیہ ہلم کی ہارگا ہ میں مقبول گئیں ہے کہ مصرف میں سنت

ہوگئی اور مذکورہ عبارت اسی کتاب کی ہے۔

**ساتھواں قول﴾** يېمخطيم بزرگ حضرت ميرعبدالواحد رضى الله تعالىءنـ فرماتے بين، 'چندشرا نط جان كـ ان كے بغير پيرى

ومریدی ہرگز جائز نہیں ایک مید کہ پیر سمجھ مسلک رکھتا ہو یعنی اس کا سلسلہ سمجھ ہو، دوسرامید کہ پیرشر بعت سے حق کی ادائیگی میں کوتا ہی و

ہیہ بظاہرساٹھ اقوال ہیں مگر هیقة چالیس اولیائے کرام کے اُسٹی اقوال ہیں کہعض شار میں نہیں آئے اور متعدد جگہ ایک قول کے شمن

اعلی حضرت، امام املسنّت، مجدد دین وملت، سیّدی ووالدی حضرت مولانا شاه احمد رضا خان رضی الله تعالی عنه کا إراده نها که

جن اولیاءکرام رحمۃ الشعیبم کے اقوال کتاب میں ندکور ہوئے ان کے ناموں کی فہرست بھی بنا کیں امیرالمؤمنین مولاعلی رضی اللہ تعالی

عناورامام مالک وشافعی رضی الله تعالی عنها کے نام لکھ کر إرا د ہ کیا کہ عوام کے وہم کو دُ ورکرنے اور مجتبلہ بین کرام کی ولایت اور بلند مرتبہ

کو ثابت کرنے کیلئے پچھتح مرکزیں ابھی چند جملے لکھے تھے کہ اعلیٰ حصرت علیہ ارتبہ کی توجہ کسی اورا ہم کام کی طرف ہوگئی اور مذکورہ کام

باتی رہ گیا۔اب رسالے کے چھپنے کا وَ ثُب آیا تو اس مقصد کیلئے فقیر ( اعلیٰ حضرت کےصاحبزادے مولانا حامد رضاخال علیہ الرحمة )

نے قلم اُٹھایا، والدگرامی کے فیض عام اورلطف وکرم کی ایسی لہرآئی کے قلم روکتے روکتے مضمون طویل ہوگیا۔لہذا بندہ نے بطورضمیمہ

میں متعدداقوال مذکور ہوئے ہیں اور ان سب کا مجموعہ 80 ہے۔

کے اے اور اس کے ساتھ فہرست بنا کررسالے میں درج کر دیا۔

تمام عما دات پڑمل کرنے والا ہواورشر بعت کے احکام میں کوتا ہی وستی کرنے والا نہ ہوا ورشر بعت کے احکام کوحقیر جاننے والا نہ ہو

سستی کرنے والا نہ ہو، تیسرا ہیر کے عقا کد دُرست اور نہ ہب اہلسنّت و جماعت کے موافق ہوں۔ پیری ومریدی ان تین شرا نط کے بغیر ہزگز جاز نہیں۔' پھرشرط اوّل کی تفصیل ارشا دفر ما کرشرط دوم کے متعلق فرمایا، 'بیری کی دوسری شرط بیہے کہ پیرعالم ہواور

اورا گرشر بعت کی عبادات کا عالم نہیں تو ان پڑھل ہرگر نہیں کرسکتا اورا پیا شخص شریعت کی حدیے گرجائے گا پس وہ پیری کے لائق

نہیں کیونکہ جو محض حقیقت کے مقام سے گر جاتا ہے وہ طریقت پر قرار پکڑتا ہے اور جوطریقت کے مقام سے گر جاتا ہے وہ شریعت پر قرار پکڑتا ہےاور جوشر بیت ہے گرجا تاہےوہ گمراہ ہوجا تاہےاور گمراہ مخص پیر بننے کے لائق نہیں اوروہ درولیش کہ جس کے پاس مخلوق بکثرت آتی ہےاہے شریعت کے مسائل میں احتیاط فرض ولا زم ہے۔اسے حاہے کہ وہ شریعت کے کسی باریک سے باریک مسلہ کو بھی نہ چھوڑے کہ اس کا بیٹمل مریدوں کی گمراہی کا سبب بن سکتا ہے کیونکہ مرید پیرے اسی ترک عمل کو دلیل بنا کر کہیں گے

ہمارے پیرنے تو اس طرح کیا تھا،اس طرح مرید گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہوں گے۔' پھر حصرت نے تینوں شرطیس بیان کر کے فرمایا، 'جب مرید پیرکوان تین شرطوں کے ساتھ متصف پائے تواس کی بیعت کرلے کداب اس کی بیعت کرنا جائز و پسند بیرہ ہےاورا گران تین شرا نظ میں ہےا بیے بھی شرط پیر میں نہیں یائی جاتی تواس کی بیعت جائز ندہوگی اورا گرنسی نے لاعلمی میں سنابل از ص ۳۹ - ۳۳) (ملخص از سبع سنابل از ص ۳۹ - ۳۳)

تذييل جميل (خوبصورت ضميمه)

اے الله میں حامد ہوں اور تو محمود ہے درود وسلام بھیج اپنے محبوب پر جوحامد ومحمود ہیں اور آپ کی آل اور صحابہ پر جی آگی کے دِن تک۔ رسالہ مبارکہ میں امام مالک وامام شافعی رضی اللہ تعالی عنہا کے اقوال ہے دلیل پکڑی اور خاتمہ میں ' حیالیس اولیائے کرام کے اُسٹی

ارشادات' کا جملہ ککھا۔ یعنی فہرست اولیاء میں مذکورہ مجتبتدین کے نام بھی درج کیے اورعوام چونکہ مجتبتدین کرام کے مقام ولایت کو

نہیں جانتی اس لئے ان کے وہموں کو دُورکرنے کے لئے فر مایا کہ ائمہ مجتبتدین رضی اللہ تعالیٰ عنبما گرچہ تمام جہاں سے نہیا وہ انہیا وکرام

علیم الصلاۃ والسلام کی وراثت حاصل کئے ہوئے ہیں مگرعوام پھر بھی انہیں علمائے ظاہر میں شارکرتی ہیں۔حالانکہ وہ صِرف علمائے ظاہر

نہیں بلکہ علم باطن میں امام اور انتہائی بلند مقام کو پہنچے ہوئے ہیں نیز بعض لوگ اولیاء کرام کے اقوال میں کی بیشی کرے عوام کے

سامنے پیش کرتے ہیں تا کہ علاء ومجتبدین کے خلاف عوام کو اُبھاریں علاء دین نے ایسے تمام اقوال کے زوبار ہا پیش کئے ہیں۔

مثلاً حضرت سیّعلی مرصفی رضی الله تعالی عندکا ایک قول ہے جسے بعض لوگ مجتمدین کرام کےخلاف پیش کرتے ہیں ہم اسے اس کے رد

سمیت ذِکر کرتے ہیں چنانچے امام عبدالو ہاب شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عند فر ماتے ہیں ، 'میں نے حضرت علی مرصفی رضی اللہ تعالیٰ عندکو بار ہا

فرماتے سنا کہ مجتبدین کرام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کے دارث تھے۔علم حقیقت اورعلم شریعت دونوں میں بخلاف بعض صوفی

ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کے کدانہوں نے کہا۔ مجتبدین صرف علم شریعت میں نبی کریم سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کے وارث عقیحتی کہ بعض لوگوں نے بیہ کہددیا وہ تمام علم جسے مجتہدین جانتے ہیں طریقت میں کامل آ دی کے علم کا چوتھائی ھند ہے۔ کیونکہ ہمارے

نز دیک کوئی مرداس دفت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے مقام ولایت میں قولِ الٰہی الاول والآخر والظاہر والباطن کی چاروں

بارگا ہوں کےعلوم کا محقق ندہوجائے اور مجتبدین کو صرف اللہ تعالی کے اسم مبارک السطاھی کی بارگاہ کےعلوم کی تحقیق ہےاور بس نہ انہیں حضرت ازل کاعلم ہے نہ حضرت ابد کا اور نہلم حقیقت کا ہے اور میں کہتا ہوں کہ بیکلام جو مجتمدین کے بارے میں ہے

سمسی جاہل کا ہے۔ جوائمہ کرام کے احوال نہیں جانتا وہ جو زمین کے اوتاد اور دین کی بنیاد ہیں حقیقت میں جلیل القدر و لی اور

کشف ومعرفت والوں میں انتہائی عظیم مرتبہ رکھنے والے ہیں۔ وہ جس طرح ظاہر کے امام ہیں قطعاً یقیناً وہ باطن کے امام

مجى يين - (ميزان الشريعة الكيرى، ص ٣٩ مطبوعه مصو) امام عبدالواباب شعراني رض الله تعالى عندكى كتاب ميزان الشريعة

رکھی ہے۔ جوشریعت کا اعلیٰ مرتبہ ہے اور ان کے مذاہب کی بنیاد شریعت کی سیدھی حدیر ہے۔ بلاشبہ وہ علائے حقیقت بھی تنھے بخلاف اس کے جوبعض مقلدین نے گمان کرلیا کہ وہ علائے حقیقت نہیں محض علائے شریعت ہیں۔ ' پھرا مام شعرانی نے قسم کھا کر ارشا دفر مایا، 'جوشخص ہم ہے اس معاملہ میں جھکڑا کرے وہ ائمہ کرام کے مرجے ہے جاہل ہے۔اللہ کی قشم قطعةًا يقيناً وہ علمائے کرام شریعت وطریقت کے جامع تھے' کھرامام شعرانی رحمۃ اللہ تعالی حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالی عند کا اپنے کا نول سے سنا ہوا وہ ارشادُ نقل کرتے ہیں۔جس سے مجتمدین کرام کا بلند مرتبہ حقیقت وشریعت دونوں میں ان کا اولیاء کا امام ہونا دو پہر کے سورج اور چودھویں رات کے جاند کی طرح واضح وروثن ہوجائے فر ماتے ہیں، 'میں نے حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفر ماتے سنا ائمہ کرام نے اپنے نداہب کی تائید شریعت کے ساتھ حقیقت کے اصول پر چلنے سے فرمائی تا کہا ہے پیرو کاروں پر ظاہر کردیں کہ وہ دونوں طریقوں کےعلاء ہیں اورارشا دفر ماتے تھے کہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے اقوال میں سے ایک قول کا بھی دائر ہ شریعت سے خارج ہوجانا اولیاء کرام رحمۃ الثعلیم کے نز دیک قطعاً ناممکن ہے۔ کیونکہ وہ مجتبدین کتاب دسنت اوراقوال صحابہ کی مراد پرمطلع ہیں اوراس لئے کہ وہ سیجے کشف رکھتے ہیں اوراس لئے کہ ان میں سے ہرا یک کی روح حضور پرٹو رصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک کے ساتھ جمع ہوتی ہے اور جس مسئلہ میں ولائل کی وجہ سے تو قف ہوتو وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یوچھ لیتے ہیں کہ بیر حضور کا ارشاد ہے بانہیں وہ اہل کشف کی شرا کط کے مطابق حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ دہلم کے سامنے جاگتے ہیں اور حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کتاب وسنت سمجھتے ہیں پھرا ہے اپنی کتابوں میں نقل کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں بارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہماس آیت سے سیمجھاور حضور کی فلال حدیث سے سیمجھ حضورات پیندفرماتے ہیں یانہیں۔ (میزان النسر بعد السکیری، ص ٣٤) وہی حضرت علی خواص سے بیارشاد فرماتے ہیں، 'ہم نے جوائمہ مجتبدین کا کشف اور ان کا روحانی حیثیت سے حضورا قدس سلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کی بارگاہ میں حاضر ہونا ذِکر کیا ہے جھے اس بارے میں یفین نہیں آتا وہ تر دد کا شکار ہے ہم اس سے کہتے ہیں کہ یہ بھی اولیاء کرام کی کرامات میں سے ہے۔ اگر ائمہ مجتمدین ہی اولیاء نہیں تو کا نئات میں کوئی بھی ولی نہیں۔ بکثرت ایسےاولیاء جومقام ومرتبہ میں ائمہ مجتمدین سے یقیناً کم ہیں ان کے بارے میں مشہورہے کہ انہیں کثرت سے حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حضوری نصیب ہوتی ہے اوراس بات پر ان کے ہم زمانہ بزرگ ان کی تصدیق فرماتے ہیں۔ وہ اولیاء کرام جن کوحضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف اورصحبت و نے یارت نصیب ہوئی ہے۔ جن کی كافى تفصيل طبيقيات الاوليساء مين مذكور بان مين شيخ ابراجيم فناوى، شيخ ابومدين مغربي، سيدى ابوالسعو دبن ابوالعشائر،

الکبریٰ میں اس قشم کے بیانات کے دریا لہرا رہے ہیں اور صفحات کے صفحات بھرے ہوئے ہیں ان میں سے چندا یک عبارتیں

ہم نقل کرتے ہیں۔ فرمایا، 'میاس کئے کہ حقیقت میں انہوں نے بعنی مجہتدین نے اپنے مذاہب کے اصولوں کی بنیا دعلم حقیقت پر

جواب میں علامہ سیوطی علیہ ارحمۃ نے تحریر فر ما یا تھا، 'میرے بھائی میں اس وقت تک 75 مرتبہ بیداری کی حالت میں حضورا قدس صلی الله تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں بالمشافہ حاضر ہو چکا ہوں اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ بادشاہ وامراء کے پاس جانے سے نبی کریم صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مجھے ہے ملا قات ترک کردیں گے تو ضرور قلعہ میں جاتا اور بادشاہ سے تہباری سفارش کرتا۔ میں ایک خادم حدیث ہوں جن حدیثوں کومحدثین ہےا ہے طریقوں سے ضعیف کہا ہےان کی تھیجے کیلئے حضورا کرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مختاج ہوں اور بلاشبداس کا تفع تمہارے تفع پربز جی رکھتا ہے۔ ندکورہ واقعہ کی تا سکیداس بات ہے ہوتی ہے کہ حضرت محمد بن ترین مداح رسول سلی اللہ تعالیٰ علیہ پہلم کے متعلق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حضور سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی آ منے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صبح کے وقت روضۂ اطہریر حاضر ہوئے تو حضورا نور سلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم نے ان سے اپنی قبرمطہر میں سے کلام فرمایا۔ بیہ بزرگ اینے اسی مقام پر فائز رہے حتی کہ ایک محض نے ان سے ورخواست کی کہ شہر کے حاکم کے باس اس کی سفارش کریں آپ علیدارجہ حاکم کے باس پینچے اور سفارش کی اس نے آپ علیدارجہ کوائی مسند پر بھایا۔ تب سے آپ مایدار حمد کی زیارت کاسلسلہ ختم ہوگیا پھر بیہ ہمیشہ حضور اقدس ملی اللہ تعالی علیہ وہلم کی بارگاہ میں زیارت کی تمنا پیش کرتے رہے۔ گرزیارت نہ ہوئی ایک مرتبہ ایک شعرعرض کیا تو دُور سے زیارت ہوئی حضورا قدس سلی اشتعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ظالموں کی مسند پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت جا ہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔حضرت علی خواص فرماتے ہیں کہ پھرجمیں ان بزرگ کے متعلق خبر نہ ملی کہ ان کو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی یا نہیں حتیٰ کہ ان كاوصال بوكيار أسيزان المنسر بعد الكبرى، ص ٣٨ ) امام شعراني عليه ارحمة فرماتي بين، محضرت امام ابوالحسن شاذلي اوران کے شاگر دحصرت شیخ ابوالعباس مرکیسی ملیم ارحمه فرماتے تھے کہ اگر ہم لمحہ بھر کیلئے حضورا قدس سلی اللہ تعالیٰ علیہ وہلم کی زیارت سے محروم ہوجا کیں تواہیے آپ کومسلمانوں میں شارنہ کریں۔' (میسزان السنسر یعد، ص۴۸) بیارشاوات ذکر فرما کرامام شعرانی نے فرمایا، 'جب ریمر تبدہرولی کی بابت ہے تو ائکہ مجتبدین تو اس مقام کے زیادہ مستحق ہیں۔' پھرارشاد فرماتے ہیں، 'ائمہ فقتہاء کرام اورصوفیاءحضرات سب اینے پیروکاروں کی شفاعت کریں گےاورروح نکلتے وفت ان کی نگہبانی کریں گےاور یونہی منکرنگیر کے سوالات کے وقت اور حشر نشر اور حساب اور میزان عمل اور ٹیل جر اط سے گزرنے کے وقت خیال رکھیں سے اور حشر کے

سيدى ابرا ہيم وسوتی ، ﷺ ابوالحن شاذ لی ، ﷺ ابوالعباس مر ليم ،سيدى ابراہيم بنو لی ،علامه جلال الدين سيوطی ، ﷺ احمدز وادی پچر ی

اما م جلال الدین سیوطی علیه الرحمة کاایک خط آپ کے ایک رفیق شیخ عبدالقا در شاذ لی کے پاس حضرت سیدی علی خواص علیه الرحمة

نے ویکھا۔ جواس محض کے جواب میں لکھا تھا جس نے بادشاہ کے پاس آپ کی سفارش کی طلب کرنے کولکھا تھا۔اس خط میں

وغيرجهم رمنى الله تعالى عنبم\_

منکرنگیرہٹ گئے۔' (میسزان السنسر بعد، ص ۸۷ ) اس کے بعدامام شعرانی فرماتے ہیں، 'بھارامیاعتقادہے کہ صحابہ کرام و تابعين اورائم مجتهدين كامقام ديكرتمام اولياءكرام كمقام سيزياده بروا وظيم ب- وميزان المشريعة الكبرى، ص١٥١ ان اقوال کےعلاوہ بھی بزرگوں کے اقوال کی نہریں موجیس مارر ہی ہیں اوران کے فیضوں کا سمندرلبریں لے رہاہے مگر انصاف والے کیلئے یہ چندا قوال ہی کافی ہیں اور تعصب کرنے والے کیلئے دفتر بھی کافی نہیں۔ وانحر دعوانا ان الحمد لله ربّ العلمين

ان مقامات میں ہے کسی مقام میں اپنے ہیروکاروں سے غافل نہ ہوں گے۔اس کے بعدارشادفر ماتے ہیں، 'جب مشاکخ صوفیاء

وُنیاوآجر ت میں تمام مشکلات اور تکلیفوں میں اپنے مریدوں اور پیروکاروں کی گلرانی فرماتے ہیں توائمہ دین کیسے نہ نگرانی

کریں گئے جو تمام جہاں کی میخیں اور دِین کے ستون اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ دسلم کی اُمّت پرامین ہیں بلاشبہ وہ ضرورضرور مدد

فرماتے ہیں چیخ الاسلام ناصرالدین لقانی کووصال کے بعد بعض نیک لوگوں نے خواب میں دیکھاان سے پوچھااللہ تبارک وتعالی

نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، جواب دیا، قبر میں جب منکر نکیر نے سوالات کیلئے مجھے بٹھایا تو حضرت امام مالک تشریف لائے

اور کہا، کیا ایسے مخص سے بھی اللہ ورسول پر اس کے ایمان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔اس کے پاس سے ہٹ جاؤ چنا نچہ